# THE
# SENATE OF PAKISTAN
# DEBATES

***OFFICIAL REPORT***

Monday, September 03, 2012
(85th Session)
Volume IX No. 01
(Nos.01-05)

## CONTENTS


| | | Pages |
|---|---|---|
| 1. | Recitation from the Holy Quran…………..…….. | 1 |
| 2. | Panel of Presiding Officers ……………………. | 2 |
| 3. | Leave of Absence……………………………….. | 2 |
| 4. | Condonation of Delay in the Report……………. | 3 |
| 5. | Presentation of Report of the Committee on Privilege... | 4 |
| 6. | Commenced Resolution: | |
| | • Protection of Persons from Enforced Disappearances …………………………... | 4-29 |
| 7. | Resolution: | |
| | • Blood Tests of Couples Before their Marriages… | 30-32 |
| 8. | Point of Order: | |
| | • Statement given by MQM's Leader Altaf Hussain…………………………………………… | 33-39 |
| 9. | Commenced Resolution: | |
| | • Housing Policy of the Government with particular reference to low paid employees ……………...…. | 40-42 |



*Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.*

**Volume IX** No. 01 | **SP. IX(01)/2012** 15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, September 03, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty seven minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

----------------

*Recitation from the Holy Quran*

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا وَ
اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ
فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ
فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

ترجمہ: اے ایمان والوں اللہ سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنا چاہیے اور نہ مرو مگر ایسے حال میں کہ مسلمان ہو اور سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جبکہ تم آپس میں دشمن تھے پھر تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پھر تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے پھر تم کو اس سے نجات دی اسی طرح تم پر اللہ اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

(سورۃ ال عمران آیات ۱۰۲ تا ۱۰۳)

## Panel of Presiding Officers

**جناب چیئرمین:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

In pursuance of Rule 14(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012, I nominate the following members, in order of precedence, to form a Panel of Presiding Officers for the 85th Session of the Senate of Pakistan:-

1. Senator Ahmad Hassan
2. Senator Syed Muzaffar Hussain Shah
3. Senator Maulana Abdul Ghafoor Haideri

## Leave of Absence

**جناب چیئرمین:** محترمہ فرح عاقل صاحبہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 84ویں اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں تھیں، انہوں نے گزشتہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** جناب سیف اللہ خان بنگش صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** جناب مشاہد حسین سید صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 2 اور 3 ستمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** جناب مشاہد اللہ خان صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 3 اور 4 ستمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** ڈاکٹر ارباب عالمگیر صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے باعث مورخہ 3 اور 4 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جناب مولا بخش چانڈیو صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری مصروفیات کے باعث آج مورخہ 3 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

We now move on to Item No. 2. Senator Col.(R) Syed Tahir Hussain Mashhadi may move Item No. 2.

## Condonation of Delay in the Report

**Senator Col.(R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** Thank you Mr. Chairman. I, the Chairman, Committee on Rules and Procedure and Privileges, move that under rule 194(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the delay in presentation of the report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Ilyas Ahmed Bilour regarding levelling baseless allegations on him by a Government employee, be condoned till today.

**Mr. Chairman:** It has been moved that under rule 194(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the delay in presentation of the report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Ilyas Ahmed Bilour regarding levelling baseless allegations on him by a Government employee, be condoned till today.

*(The motion was carried.)*

**Mr. Chairman:** Senator Col.(R) Syed Tahir Hussain Mashhadi may move Item No. 3.

## Presentation of the Report of the Committee on Privilege

**Senator Col.(R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** I, the Chairman, Committee on Rules and Procedure and Privileges, present report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Ilyas Ahmed Bilour regarding levelling baseless allegations on him by a Government employee.

**Mr. Chairman:** The report stands presented.

**Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** Thank you sir.

## Commenced Resolution

## Protection of Persons from Enforced Disappearances

**Mr. Chairman:** Item No. 4, Commenced Resolutions. We may now take up Item No. 4 regarding consideration of the following resolution moved by Mr. Farhatullah Babar on 30th April, 2012.

> "This House calls upon the Government to sign and rectify the International Convention for the Protection of all Persons from Enforced Disappearances".

جی حاصل بزنجو صاحب۔

**سینیٹر میر حاصل خان بزنجو:** جناب چیئرمین! جہاں تک فرحت اللہ صاحب کی اس resolution کا تعلق ہے تو یقیناً it's very important اور خاص طور پر disappearances کا معاملہ بلوچستان میں سب سے زیادہ ہے۔ اس وقت target killing کا سلسلہ بلوچستان، گلگت اور تمام ملک میں چل رہا ہے اور پورے ملک میں خاص طور پر کوئٹہ، بلوچستان، گلگت اور کراچی کی صورتحال بہت خراب ہے۔ آج اجلاس کا پہلا دن ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہمیں جو سب سے اہم مسئلہ نظر آتا ہے وہ یہی ہے۔ اگر فرحت اللہ بابر صاحب اجازت دیں تو یہ ہاؤس اس پر تھوڑا سا discussion کر لے،

اگر ہم نے اس کو اس وقت discuss نہ کیا تو پھر message یہ جائے گا کہ we are not concerned with the problem جو اس وقت ملک میں چل رہا ہے۔ اس وقت جو کراچی کی صورتحال ہے، کوئٹہ میں جو ان دو تین دنوں میں ہوا ہے اور دو ہفتہ پہلے جو گلگت بلتستان میں ہوا ہے۔ میری درخواست ہو گی کہ ہاؤس اس کو پہلے take up کرے۔

**جناب چیئرمین:** جناب اسحاق ڈار صاحب۔

**سینیٹر محمد اسحاق ڈار(قائد حزب اختلاف):** جناب چیئرمین بہت شکریہ۔ یہ اتنا important issue ہے اور میرا نہیں خیال کہ اس کو کوئی oppose کرے گا۔ اگر آپ ٹائم دینا چاہیں تو آج کر لیں ورنہ پھر کل دو تین گھنٹے اس کے لیے مختص کر لیں۔ میں چونکہ تھوڑا سا لیٹ ہو گیا، یہ فرما رہے ہیں کہ کل شاید آپ نے پیٹرولیم کو رکھا ہوا ہے۔

**جناب چیئرمین:** کرنل مشہدی صاحب۔

**سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی:** شکریہ۔ جناب چیئرمین! سینیٹر حاصل بزنجو صاحب نے جو point highlight کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آج پاکستان میں ہر جگہ sectarian violence ہو رہی ہے۔ اس کو اگر law and order, طالبانائزیشن اور باقی target killings کے ساتھ ملا لیں تو اس وقت پاکستان کی internal situation بہت ہی dangerous ہے۔ اس پر proper discussion ہونی چاہیے اور یہاں پر منسٹر صاحب کو موجود ہونا چاہیے کیونکہ یہ ایک minority کا معاملہ ہے، پاکستانیوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے، وہ پاکستانی خون ہے، وہ مسلمانوں کا خون ہے۔ جب ہم اس کو discuss کریں تو facts and figures کے ساتھ کریں۔ جیسا کہ honourable Leader of the Opposition نے suggest کیا کہ اس کے لئے کل یا پرسوں دو سے چار گھنٹے رکھ لیں۔ میں کہتا ہوں کہ that would be a better debate and more detailed debate کیونکہ ہم نے یہاں پر صرف discuss نہیں کرنا اور پورے پاکستان کو معلوم ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔ یہاں پر Upper House of Parliament نے کچھ نہ کچھ گورنمنٹ کو راستہ دکھانا ہے، ایک سوئی ہوئی گورنمنٹ، سوئی ہوئی ISI، سوئی ہوئی MI کو جگانا ہے۔ پاکستان کی جتنی بھی Intelligence Agencies ہیں، Law Enforcing Agencies ہیں جو کہ کچھ بھی

نہیں کر رہیں، وہ corruption میں ملوث ہیں، وہ کھا رہے ہیں اور کما رہے ہیں۔ اس وقت پورا ملک in a grip of horror and disgust ہے۔

یہ پاکستان کی بات ہے، پاکستان کی سالمیت کی بات ہے، پاکستان کی unity کی بات ہے۔ اس پر صحیح طور پر debate کی جائے۔ آپ kindly اس کے لیے ٹائم مختص کریں اور presence of the honourable Minister is must. یہاں پر Ministers اکثر آپ کی directions کو نہیں مانتے۔ یہ ensure کیا جائے کہ جب important matter, a matter of the life and very existence of Pakistan جب discuss ہو by the Upper House of Parliament اس میں وزیر صاحب کو موجود ہونا چاہیے اور آپ debate کے لیے proper time دیں to every member from every party, from both sides of the divide کیوں کہ سب پاکستانی ہیں، سب patriots ہیں اور سب اپنے پاکستانیوں کے خون کے لیے اتنا ہی روتے ہیں جتنا کہ دوسرے روتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس موضوع پر سب بات کرنا چاہیں گے۔ میں نے اس پر ایک تحریک التواء دی ہوئی ہے اس کو بھی آپ club کر دیں اور آپ جیسے چاہیں اس matter کو discuss کیا جائے but in the presence of the Minister otherwise وہ baseless and worthless ہو جائے گی اور ہم چار دیواری سے بات کر کے ادھر بیٹھ جائیں گے۔ اس لیے میں request کرتا ہوں اور میں agree کرتا ہوں with the suggestion کہ اس کے لیے time دیا جائے اور جو فرحت اللہ بابر صاحب کی resolution commenced ہے یہ بھی fully important ہے disappearance of persons and picking up people اس کو جتنا بھی condemn کیا جائے، کم ہے اور یہ لوگوں کے دلوں میں جو دکھ اور درد لاتی ہے اس کو یہ نہیں سمجھ رہے کہ یہ کون کر رہا ہے، کون درندے کر رہے ہیں، میں ان کو انسان بھی نہیں کہتا، میں ان کو درندہ کہتا ہوں جو اس قسم کی حرکتیں کرتے ہیں۔ اس کو بھی discuss کیا جائے. I will be grateful. Thank you Mr. Chairman.

**جناب چیئرمین:** شکریہ۔ رفیق راجوانہ صاحب۔

Senator Malik Muhammad Rafique Rajwana: Thank you very much sir. Sir I fully concur with the speeches of learned friends' میں صرف اتنا کہوں گا کہ just in furtherance of the discussions by Col. Mashhadi *Sahib* کہ صرف جناب وزیر موصوف کی موجودگی نہیں بلکہ اس ایوان کو بتایا جائے اور

اس ایوان کے ذریعے قوم کو بتایا جائے کہ اب تک کیا steps لیے ہیں یا صرف ہر بات کا نوٹس ہی لیتے رہے ہیں؟ اس step کا نتیجہ کیا نکلا ہے؟ کیا concrete proposals ہیں؟ بے گناہ لوگوں کا اتنا خون بہہ رہا ہے، اس میں ملوث مٹھی بھر افراد نہ ہی شناخت ہوتے ہیں اور نہ ہی پکڑے جاتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ آہنی ہاتھ سے نمٹیں گے، دہشت گردوں کا قلع قمع کردیں گے۔ رحمان ملک صاحب نے نوٹس لے لیا اب یہ وقت گزر گیا ہے، پل کے نیچے سے بہت پانی بہہ گیا ہے۔

جناب! میری بھی آپ سے یہی گزارش ہوگی کہ وزیر موصوف کو کہہ دیں گے صرف نوٹس کی فائل نہ لائیں، actions کی فائل لے آئیں۔ یہ کیا proposed actions کرنا چاہتے ہیں؟ اب تک کیا نتیجہ نکلا ہے؟ یہ سب کچھ قوم کو بتائیں۔ قوم کے سر پر اور بھی بہت سے عذاب مسلط ہیں۔ قوم کو اس مصیبت اور ہیجان سے نجات دلانے کے لیے کوئی concrete اور مستقل قسم کا کوئی لائحہ عمل تلاش کریں۔ یہ چند مٹھی بھر افراد ہیں۔ اللہ رحم کرے کسی ملک کی فوج نے چڑھائی نہیں کی ہوئی۔ اگر غیر ملکی ہاتھ اس میں ملوث ہیں تو پھر ان کو تلاش کریں؟ یہ کس کا کام ہے؟

**جناب چیئرمین:** شکریہ۔ جناب اسحاق ڈار صاحب۔

**سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد حزب اختلاف):** شکریہ جناب چیئرمین! جو بات حاصل بزنجو صاحب نے فرمائی اور کرنل صاحب نے بھی اپنے views دیے۔ جناب! اس وقت Item No.4 جو under consideration ہے اس پر میں عرض کروں گا کہ یہ following resolution pass کرنا چاہتے ہیں

> "This House calls upon the Government to sign and ratify the International Convention for the Protection of all Persons from Enforced Disappearances."

جناب! اس پر discussion تو علیحدہ بات ہے لیکن international convention کا draft ملنا چاہیے یا اس کو relevant Committee کو بھجوا دیں اور اس کے متعلق Foreign Office سے پوچھیں، ہمیں پوری detail دیں۔ ایک چیز float ہوئی ہے اور we haven't read about the convention اس میں جو بھی proposed ہے۔ لیکن اب اس پر vote کی بات کرنا کہ ہم حکومت کو کہہ دیں گے کہ اس کو ratify کرو اور sign کرو، یہ مناسب نہیں ہے So they should go into detail جو بھی relevant committee ہے اس کو ادھر بھیج دیں اور وہ اپنا کام کرکے لے

آئے۔ اس میں سب کی input لے لیں and based on that we can consider کہ اس کو vote کرنا ہے یا نہیں کرنا یا ratify کے لیے کہنا ہے۔ لیکن meanwhile اسی کا جو allied subject ہے اس پر آپ ruling دیں کہ دو یا چار گھنٹے جیسے بھی آپ پسند کریں وہ دے دیں، کل پرسوں ہم اس پر بات کرلیں basically we are talking of target killing in the country and its various parts, I think, everybody is concerned, every day dozens of bodies are falling اس پر آپ رکھ لیں، لیکن یہ subject کہیں اس میں mix نہ ہو جائے۔ This is something ambiguous کہ حکومت اس resolution کو pass کرنا چاہ رہی ہے کہ وہ اس کو ratify کرے اور sign کرے۔ جناب! وہ convention کدھر ہے وہ wording کدھر ہے، وہ ہم پڑھ لیں، اسے کمیٹی میں بھیج دیں اور Foreign Office کی input لے لیں، relevant ministries کی input لے لیں، پھر اسے کل یا پرسوں، تین دن میں لے آئیں۔ آپ وہ direction دے دیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ راجہ محمد ظفر الحق صاحب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: شکریہ جناب چیئرمین! میں جناب میر حاصل خان بزنجو صاحب کی اس تجویز کو endorse کرتا ہوں کہ یہ ایک بڑا serious issue ہے اور آج بد قسمتی سے پاکستان کی حالت ایسی ہے جو دنیا بھر میں کسی اور ملک کی نہیں۔ اگر آپ روزانہ کوئٹہ، کراچی اور گلگت بلتستان کے اندر target killings دیکھیں تو بد قسمتی سے ایک ایسا scene create ہو رہا ہے کہ بالکل خون اور لاشوں کی بارش ہو رہی ہے۔ اس کا کچھ سد باب نہیں ہو رہا، لوگ گرفتار نہیں ہوئے، کسی کو prosecute نہیں کیا جا رہا۔ یہ کوئی آج کی بات نہیں ہے۔ کئی مہینوں سے یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ تیزی آ رہی ہے۔ اس طرح پاکستان کی تباہی کا، اس کے علاوہ اور کوئی موثر ذریعہ بھی نہیں ہوسکتا۔ کسی اور دشمن کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم خود اپنی تباہی کے ذمہ دار ہیں، یہ پاکستان کی survival کا مسئلہ ہے، پاکستان کی integrity کا مسئلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنی urgency اس چیز کی ہے کسی اور چیز کی نہیں ہو سکتی، اگر ہم اس کا احساس نہ کریں تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان سے انسانیت ہی اٹھ گئی ہے کہ بیوہ ہوتی ہوئی خواتین، یتیم ہوتے ہوئے بچوں، گرتی ہوئی لاشوں کے بارے میں ہمارے احساسات ختم ہو چکے ہیں۔ It is now a question of figures

کہ آج کتنے مرے ، کس جگہ کتنے مرے۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری بنیادی ذمہ داری ہے کہ سارا کام کاج چھوڑ کر اس کے لیے time مختص کیا جائے اور اس پر بھرپور بحث ہو اور اس کا کوئی نتیجہ خیز فیصلہ کیا جائے جس سے اس قوم کو اس مصیبت سے نجات مل سکے۔ شکریہ۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ۔ جناب حمزہ صاحب۔

**سینیٹر حمزہ:** شکریہ جناب چیئرمین! اسحاق ڈار صاحب نے فرحت اللہ بابر صاحب کے Resolution کے بارے میں فرمایا ہے میں ان کی تائید کرتا ہوں لیکن جو بات بزنجو صاحب نے فرمائی ہے، میں نے آج آپ کے سیکرٹریٹ میں ایک تحریک التواء جمع کروائی ہے اور جو کچھ راجہ ظفرالحق صاحب فرماتے ہیں اس سے بڑا ظلم کیا ہوسکتا ہے اور خصوصی طور پر یہ جو کوئٹہ ہے یہ تو قتل گاہ بن گیا ہے۔ ایک خاص فرقے کے لوگوں کو کل نہیں بلکہ متعدد بار ایسا بھی ہوا ہے کہ بس میں سے نکال کر شناختی کارڈ دیکھ دیکھ کر ان کو قتل کیا گیا ہے۔ انتہا ہوگئی ہے حکومت کا وجود کہیں دکھائی نہیں دیتا، حکومتی رٹ کہیں موجود نہیں ہے سارے ملک میں اور خصوصی طور پر پختونخوا کے علاقے پارہ چنار میں جو کچھ بھی ہوا وہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس کے لیے ہم دو گھنٹے کا وقت مقرر کریں، سارا ایوان اس پر بحث کرے اور میں محض حکومت کو کچھ نہیں کہوں گا میں کہتا ہوں کہ ساری قوم کو جاگنا چاہیے، ہم کیسی قوم بن گئے ہیں ہم نے پاکستان جس مقصد کے لیے بنایا تھا اس کو بھول گئے ہیں جو کچھ بھی ہو رہا ہے حقیقت یہ ہے کہ پاکستان ساری دنیا میں بدنام ہو رہا ہے۔ اس لیے ازراہ کرم میری تحریک التواء کو منظور فرمائیں کل کے لیے وقت مقرر کریں تاکہ سارا ایوان اس پر اپنا نقطہ نظر پیش کرسکے۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ۔ انجنیئر رشید صاحب! آپ بھی اس issue پر بات کرنا چاہتے ہیں یا آپ کا کوئی اور مسئلہ ہے۔

**سینیٹر انجنیئر ملک رشید احمد خان:** جناب! میں اس مسئلے پر بات کروں گا جو ہمارے لوگوں کو باہر سے خطرات ہیں۔

**جناب چیئرمین:** اس پر انجنیئر صاحب میں آپ کو موقع دیتا ہوں ابھی there are two issues now ایک مسئلہ ہے جو حاصل بزنجو صاحب نے فرمایا جو بلوچستان کی target killings ہے، بلوچستان کی جو صورت حال ہے۔ دوسری بات جو relating to this resolution ہے وہ ڈار

صاحب نے کی ہے۔ We can have a response from the Minister of State for Foreign Affairs who is here also اور بابر صاحب سے بھی پوچھ لیتا ہوں کہ what is his opinion and whatever is the sense of the House. we will proceed according to that. We will determine it later on, we can have a response from Farhatullah Babar first.

سینیٹر فرحت اللہ بابر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ مجھے سینیٹر حاصل بزنجو صاحب کی اس تجویز پر کہ اس ایوان میں بلوچستان کے مسئلے پر، target killing کے مسئلے پر اور law and order situation پر مفصل بحث کی جائے، کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں target killing ہے، جہاں law and order کا مسئلہ ہے، اسی کے ساتھ ایک انتہائی اہم issue اور بھی ہے اور جب یکم اگست کو اسی ایوان میں بلوچستان کے حوالے سے خصوصی بات ہو رہی تھی، اس میں بھی لاپتہ افراد ہی کے اس phenomenon کو issue No.1 قرار دیا گیا تھا۔ فاضل سینیٹر صاحب نے اور ہمارے دوسرے ساتھیوں نے کہا کہ بلوچستان کی صورتحال پر اور target killing پر time مختص ہونا چاہیے اور دو تین گھنٹے ہونے چاہییں، میں سمجھتا ہوں کہ بالکل ہونے چاہییں۔ یقیناً Minister for Interior کو بھی یہاں موجود ہونا چاہیے تاکہ وہ جوابات بھی دے سکیں اور اپنے perspective سے آگاہ کر سکیں۔

چونکہ آج کے اس سیشن میں Minister of State for Foreign Affairs جن سے یہ معاملہ متعلق ہے، موجود ہیں، Interior Minister موجود نہیں ہیں اور آج Advisor on Human Rights بھی موجود ہیں، جن سے بھی یہ issue متعلق ہے، تو اگر میں صرف اس کو move کرکے بات کروں، آپ اس کو ایوان کے سامنے present کریں، اگر ایوان کا sense ہے کہ اس کو adopt کرتا ہے تو good enough یا اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں کہ sense of the House لینے کے لیے، if you think it proper to refer it to the Committee, I have no objection. My only observation is that while discussion on target killings and law and order in Balochistan is very important, no less important is the issue of enforced disappearances particularly in Balochistan. This is now quite obvious from what is happening and

what has been stated during the proceedings in the Court on the issue of enforced disappearances.

I thought and I still believe that since the Government of Pakistan has signed so many conventions like this which endorse the fundamental rights of the citizens and the issue of disappearances is a violation of the fundamental rights, I believe that the Government will have no objection to this. It is only bringing it to the attention of the Government to sign and ratify it. However, I leave it Mr. Chairman to your discretion whether you want to have a brief discussion on this and put it to vote or whether you want to refer it to the Committee. Since both the Advisor, Human Rights and the Minister of State for Foreign Affairs are present, I thought we could benefit from their presence and proceed with this resolution. Thank you.

**Mr. Chairman:** MOS for Foreign Affairs.

**نوابزادہ ملک عماد خان (وزیرِ مملکت برائے امورِ خارجہ):** شکریہ جنابِ چیئرمین۔ میں گزارش کروں گا کہ this convention came into force in 2010. یہ بات نوٹ کرنے والی ہے کہ بہت سارے ممالک جو خود کو champions of human rights and champions of democracy سمجھتے ہیں، انہوں نے بھی اس stage پر اس convention کو ratify نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا scope بہت wide ہے۔ جب کسی چیز کا domain wide ہوتا ہے تو وہ at times double edged weapon کے طور پر استعمال ہوسکتا ہے۔ اصولی طور پر اس میں ہمیں کوئی issue نہیں ہے۔ Human rights کے معاملے میں پاکستان نے بہت ترقی کی ہے۔ بہت سارے conventions جس طرح بابر صاحب فرما رہے تھے، ہم نے sign بھی کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ ہم ہر معاملے میں cooperate کرتے ہیں۔ At the invitation of Government of Pakistan, United Nation's Human Rights Council's Working Group on Enforced and Involuntary Disappearance is going to visit during 10–20 September. یہ ہر صوبے میں visit کرے گا اور leadership سے

بھی ملاقات کرے گا۔ اس کے علاوہ جو special procedures ہوتے ہیں UN High Commission for Human Rights کے، ان کے ساتھ بھی ہم cooperate کرتے ہیں۔ وہ بھی اپنے دوروں پر پاکستان آتے ہیں۔

جناب! گزارش یہ ہے کہ چونکہ اس convention کا scope بہت wide ہے، ایک inter-ministerial process جس میں تمام stakeholders کو consult کیا جائے I think that is important. اس میں دیکھنے کی بات یہ ہے کہ جس طرح ہم اکثر sovereignty کی بات کرتے ہیں، کئی ایسی چیزیں ہیں جنہیں اگر ہم hasty طریقے سے sign کر لیں تو کل کو وہ problem بھی create کر سکتی ہیں۔ جس طرح بہت سارے ارکان نے فرمایا I principally agree کہ اس کو in depth دیکھنا ہوگا۔ We have to be careful by becoming party to another international convention. At the same time, we should not be binding ourselves to a certain obligation that might be damaging. Thank you.

Mr. Chairman: Advisor for Human Rights.

جناب مصطفٰی نواز کھوکھر (مشیر برائے انسانی حقوق): شکریہ جنابِ چیئرمین۔ جس طرح ایوان کے تمام اراکین نے اظہارِ خیال کیا، یہ معاملہ ہمارے میڈیا میں بھی کافی discuss ہوتا رہا ہے اور سب اس پر تشویش کا اظہار کرتے ہیں کہ issue of enforced disappearances پاکستان کے context میں کافی chronic بنتا جا رہا ہے۔ جس طرح میرے دوست ملک عماد فرما رہے تھے کہ اس اس کے لیے ضروری ہے کہ different stakeholders کا consensus ہو اور اس کے بعد ہمیں اس convention کو sign اور ratify کرنے کی جانب بڑھنا چاہیے۔ اس معاملے میں جہاں تک میرا یا میری ministry کا human rights کے perspective سے موقف ہے، ہمیں اس convention کو sign کرنے میں کوئی عار اور کوئی objection نہیں ہے۔ جس طرح اسحاق ڈار صاحب نے فرمایا، سارے ارکان اگر دیکھ لیتے تو زیادہ بہتر ہوتا اور اس کو اگر کسی appropriate parliamentary committee میں بھیج دیا جائے تو وہاں بھی اس کو دیکھ لیا جائے گا۔

اس میں specifically دو آرٹیکل ہیں جن کے متعلق کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ان پر ہمیں ذرا غور کرنا چاہیے۔ ایک آرٹیکل نمبر 5 ہے جو enforced disappearances کو crimes

کرتا ہے۔ اسی طرح آرٹیکل 6 پر کچھ reservations ہو سکتی ہیں۔ against humanity declare میرے خیال میں اسے دیکھنا چاہیے۔ مجھے personally اس کے بارے میں کوئی reservation نہیں ہے۔ میں ایوان کی توجہ کے لیے اس کی دو لائنیں عرض کرنا چاہوں گا۔ آرٹیکل 6 کہتا ہے کہ:

> "Article 6
>
> 1. Each State Party shall take the necessary measures to hold criminally responsible at least:
>
> (a) Any person who commits, orders, solicits or induces the commission of, attempts to commit, is an accomplice to or participates in an enforced disappearance;"

اس میں پھر جو civilian یا military authorities کی chain of command ہے، اس حوالے سے ایک concern موجود ہے۔ یہ تمام issues ایسے ہیں کہ جن کو اگر سینیٹ کی کمیٹی میں discuss کرلیا جائے تو بہتر ہوگا۔ آپ اس کو Human Rights کی کمیٹی میں بھیج دیں تو وہاں ہم اس کو discuss کرلیں گے۔ جن Articles پر ہم نے reservation place کرنی ہے تو وہاں کرلیں گے۔ Reservation place کرکے بھی sign کیا جا سکتا ہے۔ ہم نے کئی international conventions and treaties, reservation کے ساتھ sign اور ratify کیے۔ اس چیز کو بھی دیکھ لیا جائے گا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس convention کو sign کرنے میں principally وزارتِ انسانی حقوق کو کوئی objection نہیں ہے۔

**Mr. Chairman:** Dar sahib, do you want to say something?

**سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائدِ حزبِ اختلاف):** جناب! ویسے تو افسوس ہوتا ہے، مجھے بیس سال ہوگئے ہیں اور تین دفعہ میں بھی حکومت میں رہا ہوں۔ Spokesperson of the Presidency, Foreign Minister and Advisor on Human Rights should be on one page. We are not supposed to be on different page. ان کی آپس میں cohesion نہیں ہے۔ Obviously, we should not be more loyal than the king. اتنی زیادہ labour conventions and treaties ہم نے sign کی ہیں جتنی امریکہ نے آج تک نہیں کیں۔ آپ اس معاملے کو اچھی طرح دیکھیں۔ جنابِ چیئرمین! کیا آپ realize

کر سکتے ہیں، انہوں نے جو سیکشن 5 پڑھا ہے، you want your DG, ISI, you want your Army Chief to be tried in international court for crime against humanity. آپ اس کو دیکھیں اور اس کو پڑھیں۔ Please don't make mockery of this House. Do your proper home work. Don't bring resolution. یا پھر آپ کہہ دیں کہ جی کرنا ہے اور ووٹ کروالیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ اس معاملے کو کمیٹی میں بھجوادیجیے، کمیٹی اس کو اچھی طرح دیکھے۔ میں نے تو کوئی comment نہیں دیا، I just kept quiet تا کہ یہ کمیٹی میں لے جائیں۔ فارن آفس بھی وہاں view دے، ایڈوائزر صاحب بھی اپنا view دیں، تمام relevant محکموں اور وزارتوں سے ان کے views لیے جائیں، اس کے بعد they should come back and either convince the mover کہ اس پر ووٹ کروا کر اس کو پاس کروائیں because the honourable Member, Farhatullah Babar belongs to the treasury benches. یا پھر یہ اسے withdraw کرنے کا فیصلہ کرلیں۔

**Mr. Chairman:** Thank you Dar sahib. Although in principle, they haven't opposed it except two Articles or Sections have been opposed. As you have suggested, that should be referred to the Committee, let it be examined over there. Obviously, the Minister of State for Foreign Affairs, the Advisor, Human Rights and Mr. Farhatullah Babar himself say that it should be referred to the Committee.

ظفر علی شاہ! آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں؟ جی ذرا legal input دے دیں۔

**سینیٹر سید ظفر علی شاہ:** شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب نے legal کا لفظ استعمال کیا ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ میں لیڈر آف اپوزیشن صاحب سے مکمل اتفاق کرتا ہوں۔ بات اس میں یہ ہے کہ mover of the item belongs to the treasury benches. He is the Government and he is the most relevant Government. اب وہ اس ایوان کو یہ کہہ رہے ہیں until and unless جس طرح Leader of the Opposition نے یہ فرمایا ہے کہ جب تک ہم دیکھ نہ لیں کہ وہ کیا ہے؟ اگر تو اس international convention میں کوئی ایسی clause ہے، جس میں یہ کہا گیا ہے کہ Parliament of the sovereign country کا پوچھ کر

آنا بہت ضروری ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ دوسری بات یہ کہ اگر حزب اختلاف کے بنچوں سے یہ بات آئی ہوتی تو وہ بات بھی سمجھ آسکتی تھی کہ حزب اختلاف تو حکومت نہیں ہے اور حکومت سے منت کر رہی ہے، اسے convince کر رہی ہے کہ آپ اسے rectify بھی کریں اور sign بھی کریں۔

جناب چیئرمین! میں اپنی نالائقی کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ at least یہ میرے لیے بہت حیران کن بات ہے کہ حکومت کہہ رہی ہے کہ یہاں بہت کچھ ہوا ہے، foreign policy and other routine matters جو پارلیمنٹ کی cognizance میں آتے۔ اب ایسی کوئی چیز ہے تو حکومت موجود ہے اور وہ حکومت کے سربراہ ہیں، بادشاہ ہیں، جائیں کر دیں، جب ہمیں پتا چلے گا کہ غلط sign ہوئے ہیں یا ٹھیک نہیں ہوئے ہیں تو ہم انہیں پکڑ لیں گے۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ۔ بابر صاحب! I would suggest that obviously you have got a right to move any resolution on private member تو آپ کر بھی کر سکتے ہیں لیکن I feel that بجائے ہم اس کو proceed کریں یا کمیٹی کو بھیجیں، you may consult with the Minister for Foreign Affairs and Advisor on Human Rights and I will defer it today. You have a consultation پھر ہم اس کو دیکھ لیں گے کہ in which way we have to proceed, so it is deferred. بلوچستان issue پر آپ نے کہا اور حمزہ صاحب نے کہا کہ adjournment motion بھی دیا ہوا ہے and certainly you want that Minister for Interior should be present, somebody should be here, وہ سنے پھر respond کرے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ we can take up this adjournment motion. What is the sense of the House, today is a private members' day, then you have to suspend the rules, یہ سارا business suspend کرنا پڑے گا then you have to take the adjournment motion, otherwise we may take it up tomorrow. ابھی تو پھر accordingly we may proceed with that. کلثوم پروین صاحبہ۔ زاہد خان صاحب! آپ کی بات بھی سن لیں گے۔ جی کلثوم پروین صاحبہ۔

**سینیٹر کلثوم پروین:** جناب چیئرمین! ابھی جیسے میر حاصل بزنجو صاحب بھی فرما چکے ہیں اور آپ نے فرمایا ہے کہ اس وقت کوئٹہ کی جو صورت حال ہے، اس پر دو یا تین گھنٹے debate کر

لیتے ہیں۔ جناب والا! اگست کے مہینے میں 97 لوگ اور ابھی ستمبر میں 17 لوگ مولی گاجر کی طرح کٹ کر مر گئے۔ میں میڈیا کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کراؤں گی کہ میڈیا بار بار یہ چیز highlight کرتا ہے کہ ایک ہی قوم اور قبیلے کے لوگ ہیں، ایسی بات نہیں ہے۔ ہزارہ قبیلے کے بھی لوگ ہیں، میری اپنی constituency فیصل ٹاؤن میں چھ بلوچ بچوں کو at a time گولی ماری گئی۔ میں تو کہہ رہی ہوں کہ خانہ جنگی شروع ہونے والی ہے۔ اس دن آمنے سامنے کھڑے ہو کر لوگ آپس میں لڑے جس میں شیریں مری کے چھوٹے بھائی، شیریں مری کے دو guards تھے وہ بھی مری قبیلے سے تھے۔

جناب والا! دونوں طرف ہے، مفتی، عالم، مشائخ، جج، وکلاء، بلوچ، پشتون، پنجابی ہر طبقے کا آدمی کٹ مر رہا ہے۔ آپ صرف دو مہینوں کی figure دیکھیں تو ڈیڑھ سو کے قریب ہے۔ جناب والا! کسی ملک میں بمباری بھی ہو رہی ہو تو یہ کچھ نہیں ہوتا۔ آج ایوان یہ کہہ رہا ہے کہ ہم تین چار گھنٹے debate کر لیں، یہ ہم بلوچستان اور اس کے عوام کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں۔ کیا آپ کے پاس کوئی الہ دین کا چراغ ہے کہ آپ تین گھنٹے میں اس مسئلے کا حل نکال لیں گے؟ جناب والا! میں کہہ رہی ہوں کہ اس وقت U.N. کی ایک team as an observer بلوچستان کو دیکھنے کے لیے آ رہی ہے۔ اگر انہوں نے یہ sanction لگا دی کہ یہاں U.N اپنی فوج بھیجے گا تو بہتر نہیں ہے کہ پہلے پاکستان خود اپنے طور پر اسے دیکھے، یہ ہمارا ملک ہے، ہمارے لوگ مر رہے ہیں۔ یقین کریں کہ عید کے تیسرے دن سے آج تک لوگوں نے اپنی دکانیں نہیں کھولیں، وہاں مرگ اور سوگ چھایا ہوا ہے۔ آپ اس علاقے میں جا کر تو دیکھیں، وہاں کا visit تو کر کے دیکھیں، جن قوموں میں ایسے بھونچال آتے ہیں یا اس قسم کے حالات پیدا ہوتے ہیں، ان قوموں نے ساٹھ ساٹھ گھنٹے debate کی اور آخر وہ کوئی حل لے کر اٹھے۔ اگر تین گھنٹوں کی debate سے بلوچستان کا حل نکل آتا ہے تو میں کہہ رہی ہوں کہ اس پر روزانہ تین گھنٹے بات کی جائے۔ جناب چیئرمین! F.C ناکام، پولیس ناکام، ادارے ناکام، even Chief Justice of Pakistan نے بھی notice لیا اس پر بھی کوئی response نہیں آیا ہے۔

**جناب چیئرمین:** کلثوم صاحبہ! جب adjournment motion آئے گا، یہ باتیں اس وقت discuss کر لیں، ابھی تو یہ بات ہو رہی ہے کہ اسے آج take up کیا جائے یا کل کیا جائے۔

**سینیٹر کلثوم پروین:** جناب چیئرمین! آپ جو وقت دے رہے ہیں وہ بہت کم وقت ہے۔

**جناب چیئرمین:** ابھی تو اس پر کوئی decision نہیں ہوا کہ کتنا وقت دیا جا رہا ہے۔

**سینیٹر کلثوم پروین:** میں ڈار صاحب سے کہوں گی کہ یہ کیوں اتنے خاموش ہیں؟ یہ کیوں نہیں بول رہے؟ بلوچستان کے مسئلے کے حل کے لیے یہ بہت کم وقت ہے، ضروری نہیں ہے کہ آپ وہاں سے ووٹ لیں یا آپ کو سیٹیں ملیں۔ ہم سب مسلمان ہیں اور اس ملک کے رہنے والے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ۔ جی شیرانی صاحب۔

**سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی:** شکریہ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ امن وامان کا مسئلہ ایک عمومی مسئلہ ہے، پورے ملک کا مسئلہ ہے۔ میرے خیال میں اسے ایک ہفتے کا وقت دیا جائے اور پورے ملک کے امن وامان پر debate کی جائے، اس میں وزارت خارجہ، وزارت دفاع، وزارت داخلہ اور جو بھی اس سے متعلقہ ادارے ہیں وہ سب کے سب موجود ہوں۔ میرے خیال میں یہ امن و امان، آسمانی آفات کے ذریعے خراب نہیں ہوا ہے، امن و امان اگر خراب ہوا ہے تو باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت خراب ہوا ہے۔ اس لیے اس کے اسباب و عوامل کا جائزہ لیا جائے، ان کی نشاندہی ہو اور پھر ان کا تدارک کیا جائے۔ حاصل بزنجو صاحب کی تجویز اپنی جگہ پر لیکن میری تجویز یہ ہو گی کہ مکمل ہفتہ ملک کے امن و امان کو دیا جائے جہاں انسانی خون بہہ رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس ایوان میں ثابت کریں گے کہ یہ آسمانی آفت کے طور پر نہیں ہے بلکہ ہماری منصوبہ بندی کے تحت ہے۔

**جناب چیئرمین:** جناب الیاس بلور صاحب۔

**سینیٹر الیاس احمد بلور:** شکریہ جناب چیئرمین! میں بھی شیرانی صاحب کی بات سے agree کرتا ہوں۔ بات سیدھی سی ہے، آج میرے گھر کے قریب اتنا ہی فاصلے پر جتنا یہاں سے باہر گیٹ تک کا فاصلہ ہو گا، ایک گاڑی میں دھماکہ ہوا ہے۔ اس میں ایک سو کلو گرام بارود استعمال ہوا ہے۔ میں جب اللہ تعالیٰ کے گھر جاتا ہوں تو میرے ساتھ جو آدمی کھڑا ہوتا ہے وہ نماز پڑھتا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب مسلمان ہیں۔ ہم اللہ کے فضل سے اسی لیے کہتے تھے کہ ہم سیکولر ہیں۔ جس طرح شیعہ حضرات کو گلگت جاتے ہوئے گاڑیوں سے اتار کر، ان کے شناختی کارڈ دیکھ کر چن چن کر مارا گیا، کوئٹہ میں مارا جا رہا ہے، یہ کیا ہو رہا ہے؟ پشاور میں جو تباہی ہو رہی ہے، پرسوں ہمارے ہاں اڑتالیس گھنٹوں میں دو دھماکے ہوئے ہیں۔ آج جو دھماکہ ہوا ہے، اس میں پاکستانی لوگ مرے ہیں، زخمی ہوئے ہیں، آخر اس کا کیا انجام ہو گا؟ خدا کے لیے، یا تو وزیر داخلہ صاحب ناکام ہیں، کراچی میں روزانہ قیامت گزرتی ہے،

کوئٹہ میں روزانہ کیا ہوتا ہے؟ کراچی سے لے کر خیبر تک ہمارے ہاں قیامت ہی قیامت ہے۔ کوئی بھی آدمی سکون سے نہیں رہ سکتا۔ خان عبدالولی خان صاحب کو اللہ جنت نصیب کرے، انہوں نے کہا تھا کہ ضیا صاحب! آج تم جو کچھ کر رہے ہو، یہ آنے والی نسلیں کاٹیں گی۔ آج ہم وہی کاٹ رہے ہیں، ہم پر قیامت آ گئی ہے، اس وقت اس نے امریکہ سے پیسے لے کر لوگوں میں ڈالر بانٹے، اس میں ان کے ساتھ مذہبی پارٹیاں بھی شامل تھیں، ان کو پیسے ملتے رہے، آج ہم تباہی کے دہانے پر پہنچ چکے ہیں۔ آخر اس کا کوئی حل ہونا چاہیے، آپ آرمی کے ساتھ بیٹھیں، حکومت بیٹھے، وزارت دفاع والے بیٹھیں، وزیر داخلہ بیٹھے، دونوں اپوزیشن لیڈروں کو بٹھائیں اور ان سے بات کریں کہ آخر اس کا کیا انجام ہو گا؟ مجھے تو یہ لگتا ہے اور میں آپ کو صاف بتا دوں کہ ہمارے جو اصلی حاکم ہیں، ان کا ملک قائم رکھنے کا موڈ نہیں ہے، وہ بلوچستان کو divide کرنا چاہتے ہیں اور ہمارے پختونخوا کو، جنوبی پختونخوا کو اور جلال آباد side کے پختونوں کو الگ کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کن حالات کی طرف ہم جا رہے ہیں، جس طریقے سے ہم جا رہے ہیں مجھے تو اس کا کوئی صحیح point نظر ہی نہیں آتا ۔ ہم زندگی بھر سیاست کرتے رہے ہیں، سیاست دانوں کے پاس بیٹھتے رہے ہیں، ان کے جوتے سیدھے کرتے رہے ہیں لیکن آج جو کچھ ہو رہا ہے وہ تو قیامت ہے جناب۔ خدارا! اس کے لیے مل بیٹھ کر کوئی ایسا فیصلہ کریں، اپنی قوتوں کے ساتھ بیٹھ کر فیصلہ کریں کہ آخر ہم نے کرنا کیا ہے؟ اگر اس کو توڑنا ہے تو پھر توڑ دیں دیکھا جائے گا جو ہو گا۔

Mr. Chairman: Thank you Bilour Sahib. Kamil Ali Agha Sahib.

Senator Kamil Ali Agha: Thank you Mr. Chairman.

میں تھوڑی سی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ مولانا شیرانی صاحب نے بڑی بامقصد بات کر دی ہے کہ پورے ملک کے اندر امن عامہ کی صورت حال اس وقت بڑی تشویش ناک ہے بالخصوص بلوچستان کے متعلق یہ کہا جا رہا ہے کہ وہاں پر کوئی بیرونی ہاتھ ملوث ہے جس کی وجہ سے عوام کے اندر بڑی تشویش ہے۔ عوام اس بات پر بڑے پریشان ہیں کہ ان بڑے بڑے ایوانوں میں جو ان کے نمائندے بیٹھے ہیں وہ ہمارے متعلق کیوں نہیں سوچ رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ بہت مہربانی کریں گے اگر unlimited time یا ایک پورا week رکھ دیں اور اس پر پورا week بات ہو بلکہ پورے ملک پر بات ہو کیونکہ پنجاب کے اندر بھی حالات ٹھیک نہیں۔ وہاں پر ابھی ایک گھنٹہ پہلے ایک گھر کے اندر لوگوں

نے گھس کر خواتین پر تشدد کیا ہے۔ جناب چیئرمین! پنجاب کے مختلف اضلاع کے اندر ایک قتل نہیں ہوتا بلکہ لوگ بارہ بارہ، تیرہ تیرہ بندے اکٹھے مار کر چلے جاتے ہیں۔ یہ تشویش ناک صورت حال پورے ملک کی ہے۔ جیسے بلتستان کے اندر ہوا، بلوچستان کے اندر روزانہ ہو رہا ہے اور کراچی کے اندر جو کچھ رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ آج کے دن وہاں پر تین چار واقعات ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ اب وہاں پر گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں جبکہ پہلے تو یہ ہی نہیں پتا چلتا تھا کہ کون مار گیا ہے اور کون مر گیا لیکن اس پر بات ہونی چاہیے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔

اس کے ساتھ سب سے بڑی جو آج عوام کے اندر تشویش ہے وہ پٹرولیم کی قیمتیں ہیں۔ اس پر آج بات ہونی چاہیے تھی کیونکہ یہ فی الفور لوگوں کو پریشانی لاحق ہوئی ہے۔ لوگ تو پہلے ہی لوڈشیڈنگ، مہنگائی اور بے روزگاری کی وجہ سے مر رہے ہیں اوپر سے یہ، میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ اس ہاؤس کے اندر آ کر پٹرولیم کے وزیر طریقہ کار explain کریں اور بتائیں کہ کیا طریقہ کار ہے۔ یہ کیسے قیمتیں بڑھا دیتے ہیں؟ کیا ratio ہوتی ہے، کیا سسٹم بنایا ہے؟ جب کم کرتے ہیں تو کیسے کرتے ہیں؟ آج کل تو میڈیا کے اندر یہ بات عام چل رہی ہے کہ یہ لوگ پیسے کھا رہے ہیں۔ اگر یہ بات ہے یا نہیں ہے تو اس کو اس ہاؤس کے اندر explain ہونا چاہیے کہ وہ کیا طریقہ کار ہے اور اس کو جلدی discuss ہونا چاہیے۔ بہت شکریہ۔

**Mr. Chairman:** Thank you, Zahid Khan *Sahib*.

**سینیٹر محمد زاہد خان:** شکریہ چیئرمین صاحب! میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہتا تھا کہ چونکہ یہ Advisory Committee میں decide ہوا تھا اور جب discussion ہو رہی تھی تو پٹرولیم مصنوعات کے جو ریٹ بڑھے اس پر آپ نے کہا کہ کل debate ہو گی کیونکہ Advisor بھی نہیں ہے جو صبح آئے گا۔ اصل وزیر صاحب نے کہا تھا کہ میں request کروں گا کہ اب جو بھی motion کسی کی بھی ہو اس کو آپ wind up کریں اور ہم بلوچستان پر بات کریں۔ میں سارے ممبران کے ساتھ متفق ہوں کہ اس وقت ہمارے ملک کی صورت حال یہ ہے کہ law and order situation بہت خراب ہے اور بلوچستان کی تو worse ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہماری ہندو برادری کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اور ہمارے خلاف ایک بات ہو رہی ہے کہ وہ یہاں سے نقل مکانی کر رہے ہیں اس پر بھی ایک تحریک التواء جمع ہے۔ یہ بات بالکل صحیح ہے کہ اس کو ایک week دے دیں اور اس پر پوری debate ہونی چاہیے

تاکہ اس کا کوئی result نکلے۔ابھی اگر ہم ایک یا دو گھنٹے بات کرتے ہیں تو اس کا کوئی result نہیں نکلتا اور ملک صاحب آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں آپ کو in camera بتادوں گا، یہ ہو جائے گا، وہ ہو جائے گا۔ اس کی یہ باتیں تو ہم دوسال سے سن رہے ہیں، لیکن کچھ بھی نہیں ہوتا۔ ہمیں اس کا solution نکالنا ہے کہ کرنا کیا ہے۔ جس طریقے سے ہم بڑھ رہے ہیں اور جو الیاس خان نے کہا کہ باجوڑ میں attack ہوا اور آپ کی تحصیل کے آدھے حصے پر قبضہ ہو گیا اور آپ کی forces ابھی تک ان کے ساتھ لڑ رہی ہیں، یہ صورت حال ہے آپ کے ملک کی کہ آپ کی forces ان کے ساتھ لڑ رہی ہیں۔ لوگ مر رہے ہیں، آپ کے جوان شہید ہو رہے ہیں۔ اسی طرح فاٹا کے بہت سارے علاقوں میں یہی چیز ہو رہی ہے۔ یہ سارا discuss کرنا چاہیے کہ ہم کس طرف جا رہے ہیں؟ کیا حل نکالنا چاہتے ہیں اور کیا حل نکالیں گے۔ ساری political parties مل کر اگر اس کا حل نہیں نکالیں گی تو اس کا کوئی حل نہیں ہوگا۔ جیسے ہم تباہی کی طرف جا رہے ہیں، اسی طرح جاتے رہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ، جناب اسحاق ڈار صاحب۔

**سینیٹر محمد اسحاق ڈار:** بہت شکریہ جناب چیئرمین! میری بہن محترمہ کلثوم صاحبہ نے جو point raise کیا تھا میں اس پر clarification دینا چاہتا ہوں کہ اصل میں voting on International Convention for the protection of all persons from enforced disappearances کو میں bifurcate کر رہا تھا کہ we must not mix two things. وہ آپ نے فیصلہ کر دیا۔ اس پر اس لیے میں نے عرض کیا تھا کہ آج یہ نہ ہو کہ ابھی ایک گھنٹہ یا آدھا گھنٹہ بات کر کے ختم کر دیں۔ یہ issue time مانگتا ہے اور Interior Minister کو یہاں ہونا چاہیے۔ آپ ان کو پابند کریں، کل کریں یا پرسوں کریں۔ اس لیے میں بالکل support کرتا ہوں کہ تین گھنٹے، تین دن یا تین ہفتے ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کا اس وقت سب سے بڑا مسئلہ بلوچستان کے حالات کو ٹھیک کرنے کا ہے۔ یہ پچھلی دفعہ بھی بات ہوئی تھی اور میں آج پھر اس کو repeat کر رہا ہوں کہ مہربانی کر کے آپ جتنا زیادہ time spare کر سکتے ہیں بلکہ جتنی ضرورت ہو اتنا اس مسئلے کو time دینا چاہیے۔ اس پر limit نہیں ہونی چاہیے اور Interior Minister کو یہاں موجود ہونا چاہیے۔

نمبر 2، ابھی جناب آغا صاحب نے فرمایا ہے کہ پٹرولیم کے حوالے سے آج بات ہونی چاہیے چونکہ ہاؤس کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا ہے کہ کل ہوگی۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اگر آج بات کرنی ہے

تو بالکل ٹھیک ہے۔ ہم نے اس پر Adjournment Motion بھی دی ہوئی ہے۔ اچھا ہوتا اگر آج اس کو لے لیتے تو آج بات ہو جاتی۔ میں دونوں چیزوں کو support کرتا ہوں۔ بہت شکریہ۔

**جناب چیئرمین:** جناب کامران مائیکل صاحب۔ ڈار صاحب! اس پر گزارش یہ ہے کہ ابھی مغرب کا وقفہ بھی ہوگا تو I will have a consultation with you and the Leader of the House that how to proceed further on the Adjournment Motion and we can take the movers on board. یعنی جو adjournment motion کے movers ہیں ہم ان کو بھی on board لے لیں گے۔ جی جناب کامران مائیکل صاحب۔

**سینیٹر کامران مائیکل:** شکریہ جناب چیئرمین! حال ہی میں اسلام آباد کے علاقہ تھانہ رمنا میں ایک معصوم بچی رمشا کے حوالے سے جو incident ہوا ہے اور جس طرح وہ منظر عام پر آیا ہے اور جس میں میڈیا نے بڑا مثبت کردار ادا کیا ہے، میں اس پر بات کرنا چاہوں گا۔ اس کیس سے نہ صرف پاکستان میں بسنے والے غیر مسلم پاکستانی جڑے ہوئے ہیں بلکہ تمام مکاتب فکر کے مثبت سوچ رکھنے والے تمام لوگ اس سے جڑے ہوئے ہیں۔ میں کہوں گا کہ تمام پاکستانی عوام اور بالخصوص پاکستان اس کیس کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر بھی اس کیس کو discuss کیا گیا۔ جب تمام حقائق منظر عام پر آ چکے ہیں اور اس کیس کے main گواہ قاری محمد زبیر نے یہ commit کیا اور یہ اعتراف کیا کہ امام مسجد خالد چشتی نے یہ تمام سازش تیار کی اور وہ پرسوں سے قانون کی گرفت میں ہے اور custody میں ہے۔

وہ ننھی بچی جو میری بچی ہے، جو یہاں بیٹھے ہر parliamentarian کی بچی ہے اور جو پاکستان کی بچی ہے، وہ بے قصور ہونے اور ذہنی طور پر معذور ہونے کے باوجود آج بھی پابند سلاسل کیوں ہے۔ ہم میں سے جو بھی مثبت سوچ رکھنے والے اور پاکستان سے محبت رکھنے والے لوگ یہاں پر ہیں، ہم کسی قانون کے خلاف نہیں ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں قانون تمام انبیاء کرام کو اور تمام الہامی کتابوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے لیکن جب اس کا غلط استعمال ہوتا ہے، اسے abuse کیا جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ تحفظات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ پارلیمان اور یہ پاکستان کا Upper House ہے اور ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ کوئی بھی ہو، اب یہ بات منظر عام پر آ گئی ہے اور اس ہاؤس کی وساطت سے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ وہ جو مسجد کا امام تھا، میں اس سلسلے میں پاکستان علماء کونسل کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جس

کے چیئرمین نے یہ برملاکہا ہے کہ ہم بچی کو تحفظ بھی فراہم کریں گے اور اگر بچی نے یہ کام نہیں کیا تھا تو جس مولوی صاحب یا جس امام مسجد نے یہ کام کیا اور جو آج قانون کے کٹھرے میں ہے اور اگر واقعی انہوں نے یہ کام کیا ہے تو انہوں نے تو اپنے تئیں یہ گستاخی کردی لہٰذا اب یہی دفعہ اس پر لاگو ہونی چاہیے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے، اس ہاؤس کی ذمہ داری ہے کہ اس بچی کو تحفظ بھی فراہم کریں اور وہ بچی جو آج بھی پابند سلاسل ہے اور اس نے کوئی جرم نہیں کیا تو پھر وہ کیوں قید تنہائی کاٹے۔

میرے شہر وچ آکے جنہاں گھر گھر وین پوائے
پھرے داراں کولوں پچھو اوہ کھڑے رستے آئے

Mr. Chairman: Thank you Kamran *Sahib*. Let me give an observation in this. The matter is subjudice but apart from that I would request the Leader of the House that have a detailed report and what about the facts and that detail کہ اس میں ابھی کیا progress ہے ICT administration and Police سے یہ آپ should come to the House. details لے لیں and the House should be informed about that. Thank you. جناب ظفر علی شاہ صاحب۔

جناب چیئرمین: ظفر علی شاہ صاحب۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! میں بہت مشکور ہوں آپ کا۔ جس طرح باقی اراکین نے یہ فرمایا ہے کہ ملک کی صورت حال بہت تشویشناک ہے اور یہاں تک جا چکی ہے کہ کوئی ممبر پارلیمنٹ ہے، کوئی مزدور ہے، ملازم ہے، چپڑاسی ہے یا کوئی بادشاہ ہے everybody is worried about the country. جناب چیئرمین! میں کچھ زیادہ worried ہو گیا ہوں اس بات پر اور وہ جناب کے نوٹس میں لانا اس لیے ضروری ہے کہ آپ اس ہاؤس کے custodian ہیں۔ ابھی میرے بھائی الیاس بلور صاحب نے فرمایا اور ان سے معذرت کے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ ظاہر ہے کہ وہ صحیح سمجھتے ہوں گے لیکن جو میرے لیے important بات ہے۔ جب الیاس بلور صاحب یا زاہد خان صاحب بات کر رہے ہوں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ آف پاکستان بات کر رہی ہے اور صرف یہ نہیں آج سے دو دن قبل ٹیلیفون پر جناب محترم الطاف بھائی صاحب، MQM کے سربراہ جو ہیں انہوں نے برملا یہ کہا اور پوری دنیا اور پورے پاکستان نے سنا۔ بہت کچھ کہا

گیا، میں اس detail میں بعد میں جاؤں گا جب debate آئے گی لیکن ایک بات انہوں نے بھی وہی کہی جو آج الیاس بلور صاحب نے کہی کہ یہ ملک ٹوٹ جائے گا۔ جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ بات کسی دیوانے نے سڑک پر کی ہے تو یہ شاید قابل معافی ہے اور اس پر غور نہ کرنا کوئی بات نہیں لیکن جو لوگ گورنمنٹ آف پاکستان کا جھنڈا لہراتے ہیں، وہ اگر پاکستان کے عوام کو یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ملک ٹوٹ جائے گا۔ جناب چیئرمین! اگر دس لاکھ آدمی مارا جائے تو شاید اتنی important بات نہیں ہے جتنی یہ important بات ہے کہ گورنمنٹ میں بیٹھی ہوئی شخصیات پاکستان کے عوام کو یہ کہہ رہی ہیں کہ یہ ملک بچ نہیں سکتا۔ جناب چیئرمین! اس لیے حاصل بزنجو صاحب نے تو یہ کہا کہ تین گھنٹے، کسی نے کہا کہ چار گھنٹے، کسی نے کہا کہ دس گھنٹے، میں کہتا ہوں کہ till death اس وقت تک یہ بحث جاری رہے کہ اس ملک کو توڑنے والے لوگ کون ہیں، وہ کون دشمن لوگ ہیں اس ملک کے باشندے جن کی آوازیں اتنی اونچی ہو گئی ہیں اور جن کی زبانیں اتنی لمبی ہو گئی ہیں۔ آج لوگ مر بھی رہے ہیں اور ملک کو توڑنے کی باتیں کون کر رہے ہیں؟ میں اگر کرتا تو مجھ پر Defence of Pakistan Rules لگ جاتا تھا، میں جیل کے اندر ہوتا لیکن کاش کہ ایسا ہوتا مگر آج گورنمنٹ یہ کہہ رہی ہے۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ، شاہ صاحب۔ ہمایوں خان صاحب۔

**سینیٹر محمد ہمایوں خان:** شکریہ، جناب چیئرمین! بلوچستان کا جو مسئلہ ہے وہ ہزارہ community کی killing تک محدود نہیں ہے۔ وہاں پر بڑی complex situation ہے اور حالات بالکل ٹھیک نہیں ہیں۔ وہاں پر target killing بھی ہے، اغوا برائے تاوان کے 70 gangs ہیں۔ وہاں پر علیحدگی کی بھی تحریک ہے۔ اب دہشت گرد بلوچستان کے مختلف علاقوں میں پھیل گئے ہیں۔ وہ بھی بڑا serious issue ہے لیکن اس کے علاوہ صرف کوئٹہ یا بلوچستان ہی نہیں کراچی میں اس سے زیادہ مسئلہ بنا ہوا ہے۔ ابھی تک تو ہم یہ مختلف گروپس جو ہیں ان کے بارے میں سن رہے تھے کہ وہ بھتہ لیتے ہیں اور ایک دوسرے کو مارتے ہیں۔ اب ان سے بھی زیادہ powerful groups آگئے ہیں جو اس وقت کراچی کے مختلف علاقوں میں اپنے قدم جما رہے ہیں۔ انہوں نے بہت سارے business بند کر دیے ہیں اور بہت سارے لوگوں سے کروڑوں روپے demand کر رہے ہیں اور وہ وصول بھی کر لیں گے۔ اس کے علاوہ پشاور میں جو کچھ ہو رہا ہے، دہشت گردی ہو رہی ہے اور جو دھماکے ہو رہے ہیں۔ آپ کے تین provincial capitals جو ہیں اس وقت بالکل رہنے کے قابل

نہیں ہیں۔ لوگ نقل مکانی کی سوچ رہے ہیں لیکن نقل مکانی کریں تو کہاں جائیں۔ وہ اپنے گاؤں واپس نہیں جاسکتے۔ روزگار کے لیے بھی انہیں شہروں میں آنا پڑتا ہے۔ تو لہذا یہ دو تین گھنٹے کافی نہیں ہے۔ میں اپنے تمام ساتھیوں سے کہتا ہوں جو کہہ رہے ہیں کہ دو تین دن تک بحث جاری ہو۔ جب تک یہ مسئلہ پوری طرح discuss نہ ہو جائے اس وقت تک رہنا چاہیے اور آج اس کو discuss نہ کیا جائے۔ آج کوئی دوسرا issue discuss کیا جائے۔ اس وقت اس مسئلے کو discuss کیا جائے جب ہمارے Interior Minister یہاں پر موجود ہوں بلکہ اگر at the end of the discussion Prime Minister بھی آجائیں کیونکہ مسئلہ بہت گھمبیر ہے اور یہ بہت غور طلب ہے۔ Thank you sir.

**جناب چیئرمین:** شکریہ۔ جناب حاجی عدیل صاحب۔

**سینیٹر حاجی محمد عدیل:** محترم جناب چیئرمین صاحب! میں کچھ دیر سے آیا ہوں۔ چونکہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ جن موضوعات پر بات ہو رہی ہے۔ ایک تو ہماری ایک بچی جیل میں ہے۔ اس پر بات انہوں نے کی ہے اور آپ نے کہا ہے کہ اس پر رپورٹ آنی چاہیے۔ جناب چیئرمین! قانون کا غلط استعمال کیوں ہو رہا ہے؟ یہ صرف علما کا فرض نہیں ہے ہمارا بھی فرض ہے، ہم بھی تھوڑی سی جرات دکھائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں ان علما کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے میڈیا پر آکر جرات سے یہ کہا کہ یہ غلط ہو رہا ہے۔ مجھے یہ بھی سمجھ نہیں آرہی ہے کہ ڈاکٹری رپورٹ کے بعد بھی اس بچی کو آج بھی اپنے ماں باپ کی بجائے جیل میں رکھا جا رہا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس بچی کو حفاظت کے ساتھ ماں باپ کے پاس رکھا جاتا۔ اس کی اور اس کے ماں باپ کی حفاظت بھی بڑی لازمی ہے۔ ہمارے ہاں ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ جن لوگوں پر الزام تھا، جب وہ جیل سے باہر نکلے تو ان کو مار دیا گیا۔

جناب چیئرمین! ہمیں اپنے رویوں کو بدلنا ہوگا۔ اگر ہم اس ملک میں رہنا چاہتے ہیں اور اس ملک کو قائم اور آباد رکھنا چاہتے ہیں اور اس ملک کو مضبوط رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں tolerance پیدا کرنی پڑے گی۔ ہم تو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اس پیغمبر ﷺ کے پیروکار ہیں جنہوں نے غیر مسلموں کے ساتھ اور خصوصاً اس زمانے کے عیسائیوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا کہ اگر آپ اسلامی مملکت میں رہتے ہیں تو ہم آپ کے مذہب، آپ کے جان کی اور آپ کی عبادت گاہوں کی حفاظت کریں گے۔ یہاں تک کہا گیا کہ یہ جو معاہدہ ہے میرے بعد ایمان لانے والا قیامت تک اس معاہدے پر عمل کرے گا۔ جناب چیئرمین! لیکن ہم کیا کر رہے ہیں؟ غیر مسلموں کو چھوڑیں ہم تو اس ملک میں مسلمانوں کو بھی

زندہ رہنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اگر وہ شیعہ ہے تب مارتے ہیں اور اگر وہ سنی ہے تب مارتے ہیں۔ اگر وہ اہلحدیث ہے یا کسی اور فقہ سے تعلق رکھتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ کافر ہے اور اس کو قتل کرنا ہمارا فرض ہے۔ جناب چیئرمین! یہ علما کے ساتھ سیاستدانوں کی بھی ذمہ داری ہے۔ ہم نے مذہب اور گروہ کے نام پر سیاسی جماعتیں بنائی ہوئی ہیں۔ جب تک ہم ان سیاسی جماعتوں کو صرف سیاسی جماعت نہیں بنائیں گے۔ کوئی دیوبندیوں کی سیاسی جماعت ہے، کوئی بریلویوں کی سیاسی جماعت ہے، کوئی فقہ جعفریہ کی سیاسی جماعت ہے۔ کمال تو یہ ہے کہ ہمارے بعض گروہوں کی وابستگی غیر ملکوں کے ساتھ ہے۔ ایک فقہ والے کا شاید ایمان ہے کہ اگر ایران کے ساتھ ان کی وابستگی ہے تو وہ ایران کی ہر بات کو صحیح کہیں گے اور دوسرے گروہ والے سعودی عرب کی بات کو صحیح کہیں گے۔ ایران اور سعودی عرب کی جنگ ہماری زمین پر لڑی جاتی ہے۔

ایک طرف بین الاقوامی جنگ ہمارے ہاں لڑی جاتی ہے تو دوسری طرف ایران اور سعودی عرب کی جنگ یہاں پر لڑی جاتی ہے۔ جناب چیئرمین! ملک ایسے نہیں چلتے ہیں۔ میرے ایک ساتھی نے، میں اس وقت یہاں نہیں تھا، جذبات میں غلط بات کی ہو گی لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر اس ملک کو چلانا ہے، اگر اس ملک کو کامیاب بنانا ہے اور اس ملک کو 20 کروڑ انسانوں کے رہنے کے قابل بنانا ہے تو ہمیں اپنے رویوں میں تبدیلی لانا پڑے گی۔ ہمیں اپنے اندر tolerance پیدا کرنی پڑے گی ورنہ ہم سب مٹ جائیں گے اور اس دنیا میں ہمارا نام تک نہ ہو گا۔ جناب چیئرمین! یہ آپ کا بھی فرض ہے، ہمارا بھی فرض ہے، ہمارے سیاست دانوں کا بھی فرض ہے، Opposition کا بھی فرض ہے اور حکومت کا بھی فرض ہے کہ ہم کم از کم کچھ معاملات پر تو متفق ہو جائیں۔

**Mr. Chairman:** Thank you Haji Adeel sahib.

(اس موقع پر ایوان میں مغرب کی اذان سنائی دی۔)

**جناب چیئرمین:** آپ کو وقفے کے بعد موقع دے دیں گے۔ Now, the proceeding is suspended for *Maghrib* prayers for 15 minutes.

*(The House was then adjourned for 15 minutes for Maghrib prayers.)*

(نماز مغرب کے بعد اجلاس دوبارہ جناب چیئرمین کی صدارت میں شروع ہوا)

**جناب چیئرمین:** جی مدثر سحر کامران صاحبہ۔

سینیٹر مدثر سحر کامران: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں بہت اہم مسائل کی طرف اس ایوان کی توجہ مبذول کرواسکوں۔ رمضان المبارک کے مہینے میں کامرہ بیس پر حملہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے جس کی طرف ہم سب کو خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ ہمارے national assets ہیں۔ان کی نگہداشت کے لیے کسی ایک شخص کو نہیں بلکہ پوری قوم کو یکجہتی کے ساتھ اپنا، اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اس سلسلہ میں میری کچھ تجاویز ہیں جو میں مختصراً ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہوں گی۔

جناب چیئرمین! میرے خیال میں جو ہمارے national assets، حساس تنصیبات ہیں ان کے ارد گرد کے علاقوں کو، سیکورٹی زون قرار دیا جائے اور ان کے ارد گرد buffer zone بنائے جائیں تا کہ ان کی مکمل طور پر نگرانی کی جاسکے اور غیر متعلقہ لوگ وہاں پر نہ پہنچ سکیں۔ اس کے علاوہ وہاں سے جو شواہد ہمارے سامنے آئے وہ بھی توجہ چاہتے ہیں کیونکہ وہاں سے GPS enabled touch pad fixed تھے ان حملہ آوروں کے jackets میں جو اپنے آپ کو blow نہیں کرسکے۔ اگر وہ blow ہو جاتے تو یقیناً شواہد نہ ملتے۔ جس طرح کے شواہد پریس کے ذریعے سامنے آئے ہیں، میں نے دیکھا ہے کہ وہ ہماری بہت زیادہ توجہ چاہتے ہیں کیونکہ یہ وہ GPS devices ہیں اور اس make کی ہیں جو کہ صرف امریکن فوج استعمال کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے ملک میں جس طرح کے حالات پیدا ہو رہے ہیں، مختلف قسم کے مذہبی، کراچی میں لسانی فسادات میرے خیال میں یہ ہمارے مسائل سے توجہ ہٹانے کی کوشش ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں کہ ہماری جو National Alien Regulation Authority کو چاہیے کہ وہ اپنا کردار زیادہ اچھے طریقے سے، زیادہ transparent طریقے سے، زیادہ effective طریقے سے ادا کرے تاکہ جتنے بھی پاکستانی شہری ہیں، رجسٹرڈ مہاجر ہیں، illegal immigrants ہیں ان کی رجسٹریشن صحیح طریقے سے ہو سکے۔ جناب والا! national awareness campaign چلائی جائے تاکہ ہماری عوام کو، محلے کی سطح پر، ضلع کی سطح پر awareness create کی جائے کہ اگر وہ کوئی غیر معمولی چیز دیکھیں، محسوس کریں کہ کوئی ایسا شخص ہے جو ہمارا شہری نہیں ہے، کوئی ایسی نقل و حرکت کرے تو ان کو پتا ہونا چاہیے کہ کس طریقے سے اس کی اطلاع دیں۔ اس کے علاوہ ہر شہری پر یہ لاگو کیا جائے کہ وہ اپنی national identity چاہے

وہ national identity card ہے، وہ immigrant ہے، یا وہ visitor ہے، ان کی جس قسم کی بھی ID ہے، پاسپورٹ ہے، ان کے پاس کوئی resident permit ہے اس کو وہ ضرور carry کریں تا کہ ضرورت کے وقت چیک کیا جا سکے۔ National ID card کو carry کرنا لازمی قرار دیا جانا چاہیے۔ نادرا کے ریکارڈ کی scrutiny بھی بہت ضروری ہے کیونکہ بہت سے معاملات ایسے سامنے آئے جہاں پر اس بات کا احساس ہوا کہ نادرا کے ریکارڈ میں ابھی بھی شفافیت نہیں ہے۔ نادرا کے ریکارڈ کی scrutiny بہت ضروری ہے۔

جناب والا! اس کے علاوہ میں یہاں پر appreciate کرنا چاہوں گی جس طریقے سے صدر پاکستان نے OIC کے پلیٹ فارم اور ابھی NAM کانفرنس میں ہمارے ریجن کے جو issues ہیں ان کو اور جو اسلامی ممالک کے issues ہیں، اس پر پاکستانی موقف کو واضح کیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے ملک کی سیکورٹی، regional security سے منسلک ہے۔ افغانستان کے مسئلے کا حل، افغانستان میں امن، بھارت کے ساتھ ہمارے روابط کا بہتر ہونا اس سے پاکستانی سیکورٹی پر اثرات لازمی طور پر سامنے آئیں گے۔ جب اسلامی کانفرنس ہوئی تو مجھے شہید ذوالفقار علی بھٹو کی Islamic Summit کا احساس ہوا جو 1974 میں ہوئی تھی۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ان کی دور اندیشی تھی، انہوں نے محنت کے ساتھ ایک پلیٹ فارم پر تمام مسلم ممالک کو اکٹھا کیا، 27 رمضان المبارک کو وہی پلیٹ فارم مکۃ المکرمہ میں تھا۔ پاکستان نے جس طرح اپنے موقف کو کشمیر کے مسئلہ پر، Syria کے مسئلہ پر، ایران کے مسئلہ پر، افغانستان کے مسئلہ پر صدر پاکستان نے ہماری non intervention policy کو واضح کیا۔ اس کو نہ صرف سعودی عرب بلکہ تمام حلقوں میں سراہا گیا۔ اسی طریقے سے NAM کانفرنس میں صدر پاکستان کی ملاقات بھارتی وزیراعظم سے ہوئی، سری لنکا کے سربراہ سے ہوئی وہ بھی بہت اہم پیش رفت ہے۔ ہماری سیاسی لیڈرشپ اپنا کردار ادا کر رہی ہیں، اس کردار کو نیچے تک جانا چاہیے۔ جناب والا! میرا خیال ہے کہ آپ Leader of House سے بھی کہیں کہ آپ ایک national awareness campaign شروع کریں تا کہ ہم سب لوگ بیک آواز پاکستانی defence installations کے خلاف سیکورٹی threats کا مقابلہ کر سکیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب حاجی غلام علی صاحب۔

سینیٹر حاجی غلام علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ، میرا بھی اسی طرح کا ایک سوال ہے۔ جناب چیئرمین! پاکستانی سپورٹس میں بہت talent ہے اور دنیا میں ہم نے کافی سپورٹس کے events جیتے لیکن اس دفعہ Pakistani Olympic Association, London Olympic میں گئے اور کوئی تمغہ حاصل نہیں کر سکے۔ افغانستان نے بھی تمغہ حاصل کیا، بھارت نے حاصل کیا، افسوس کی بات یہ ہے کہ کرن نامی لڑکی جو swimming سے تعلق رکھتی ہے جس نے بیس پچیس گولڈ میڈل جیتے ہیں۔ اس کے ساتھ پاکستان سپورٹس بورڈ نے اتنا ظلم کیا کہ اس کو چھوڑ کر لندن سے ایک لڑکی جو پاکستانی ہے اور لندن کی nationality اس کو حاصل ہے، اس کو انہوں نے اس مقابلے میں حصہ دیا اور وہ پہلے پانچ سیکنڈ میں ناکام ہو گئی۔ اس وقت کرن نامی لڑکی کہتی ہے کہ پاکستان سپورٹس بورڈ نے، پاکستان نے میرے ساتھ یہ ظلم کیوں کیا کہ میں نے دو درجن سے زیادہ گولڈ میڈل جیتے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ شاید 97 میں نواز شریف صاحب نے جب اس event کا افتتاح کیا تھا تو اس وقت بھی اس لڑکی نے گولڈ میڈل جیتا تھا اور نواز شریف صاحب نے اعلان کیا تھا کہ یہ پورا event کرن کے نام ہے۔ جب اتنا بڑا ظلم ہو گا تو رزلٹ یہی آئے گا۔ اس سے زیادہ بد قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ پاکستان سپورٹس بورڈ کے خلاف سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا، وزیراعظم کے خلاف فیصلہ تو ایک منٹ میں implement ہو جاتا ہے۔ سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ پاکستان سپورٹس بورڈ، اولمپک ایسوسی ایشن اور بین الاقوامی اولمپک ایسوسی ایشن کا قانون یہ ہے کہ آٹھ سال سے زیادہ کوئی صدر نہیں رہ سکتا۔ ان کے آٹھ سال پورے ہو گئے اور وہ کہتے ہیں ہم کسی قانون کو نہیں مانتے۔ اس کا رزلٹ کیا آیا؟ وہ آپ کے سامنے ہے۔ اس میں سب سے بڑی بد قسمتی یہ ہے کہ تین صوبائی وزراء، تین صوبوں میں اولمپک ایسوسی ایشن کے صدر ہیں۔ دوسری بڑی بد قسمتی کہ خیبر پختونخوا کی اولمپک ایسوسی ایشن نے net ball کو، کہتے ہیں کہ net ball تو پاکستان میں نہیں ہے، اس کو ہم نے نکال دیا۔ اس ایوان سے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ وزیر کو بلائیں۔ کولمبو میں کل National games ہو رہی تھیں اس میں پاکستان نے ایک سلور میڈل جیتا اور فائنل میں پہنچا اور فائنل سے بھارت سے شکست کھا کر پاکستان دوسرے نمبر پر اور بھارت پہلے نمبر پر آیا۔ ایک صوبائی اولمپک ایسوسی ایشن نے اس کی affiliation ختم کر دی۔ اسی طرح چاروں صوبوں سے صرف ووٹ کے لیے ان کو اولمپک کے لیے داخل کرتے ہیں اس کا رزلٹ دیکھیں کہ کروڑوں روپے خرچ ہو گئے۔ کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود Pakistan

Olympic میں ایک بھی title حاصل نہیں کر سکا اور اسی طرح چاروں صوبوں کی Olympic Associations بھی کوئی title حاصل نہیں کر سکیں اور national games کے نام پر کروڑوں روپے لے لیے جاتے ہیں، جب کہ اس پر پچاس لاکھ روپے بھی خرچ نہیں ہوتے۔ یہاں پر Minister for Sports نے اس ایوان کے floor پر یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ ہم Auditor-General سے اس کا audit کرائیں گے لیکن ابھی تک audit نہیں ہوا۔

جناب! میں آج بھی کہتا ہوں کہ اس ایوان کی ایک کمیٹی، کسی رکن کی بھی سربراہی میں، بنائی جائے جو یہ check کرے کہ ان کو جو کروڑوں روپے ملتے ہیں، وہ کیسے خرچ ہوتے ہیں۔آپ نے دیکھ لیا کہ پاسپورٹ کا scandal بھی سامنے آیا اور پاکستان کو بدنام کر دیا۔ کرن نامی لڑکی کو حصہ لینے سے روک دیا گیا، اسی طرح جو اور talented کھلاڑی تھے ان کو روک دیا گیا۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ دہشت گردی ہو رہی ہے، کبھی کہا جاتا ہے کہ لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے، کبھی نامور کھلاڑیوں کو یہ نکال دیتے ہیں، ہر جگہ ظلم ہی ظلم ہے۔ پاکستان میں قانون اور میرٹ نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ کب قانون حرکت میں آئے گا اور کب سپریم کورٹ کا فیصلہ implement ہوگا۔ سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ دیا ہے اور پھر بھی لوگ عہدوں پر براجمان ہیں، کیوں؟ اس لیے کہ وہ ریٹائرڈ جرنیل ہیں اور ریٹائرڈ جنرل کے سامنے ہمارے وزیر قانون اور وزیر سپورٹس دونوں بے بس ہیں۔

جناب! میں اس ایوان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ اس کے لیے کوئی role ادا کریں تاکہ پاکستان میں سپورٹس کی سرگرمیاں جس طرح زمین بوس ہو رہی ہیں ان کو بچایا جائے۔ شکریہ۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ، کریم خواجہ صاحب۔

**سینیٹر کریم احمد خواجہ:** شکریہ جناب چیئرمین صاحب! مختلف وقتوں میں، میں نے resolutions move کیے تھے مگر مجھے کبھی chance نہیں ملا ہے۔ Resolution balloting میں بھی آتا ہے لیکن وہ kill ہو جاتا ہے۔ میری request یہ ہے کہ اس resolution کو مجھے پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ جناب! یہ No.6 پر ہے، یہ بڑا important public issue ہے سارے پاکستان کے حوالے سے۔

**جناب چیئرمین:** ڈاکٹر صاحب آپ اس کو move کر لیں۔

## Resolution

## Blood Tests of Couples Before Their Marriages

**Senator Karim Ahmed Khawaja:** I beg to move the following resolution:−

"This House recommends that conducting of blood tests of hepatitis B and C, Aids and thalassemia may be made compulsory for every couple before marriage to avoid spreading of these diseases."

**جناب چیئرمین:** ڈاکٹر صاحب آپ نے یہ move تو کیا۔ You are from the
Treasury benches کیا آپ نے اس بارے میں کوئی consultation بھی کی کہ whether it
is practicable or not. بدر صاحب! آپ item No.6 کو دیکھ لیں، یہ resolution ہے اور
do you want to take it as a commenced business? اس کی ذرا wording
کو بھی دیکھ لیں۔ جی ڈار صاحب۔

**سینیٹر محمد اسحاق ڈار:** جناب! اس میں practicality and implementation
کے issues بھی ہیں اور اس کے علاوہ اٹھارہویں ترمیم میں Health devolve ہو گیا ہے،
اب یہ سارے subjects صوبوں کے پاس چلے گئے ہیں۔ آپ resolution کر کے
ایک recommendatory resolution بنا سکتے ہیں but you cannot make it
recommendatory for provinces, it is number one. Second is جیسے آنریبل
سینیٹر نجمہ آپا کہہ رہی ہیں کہ ہماری 70% آبادی rural areas میں ہے اس کو وہاں کیسے لاگو کرو
گے۔ آپ وہ چیز کریں جو ہو سکتی ہے۔ اگر ہم ایسی چیز کریں کہ صرف for the sake of
prestige اس کو پاس کر دیں اور تاریخ یہ بتائے کہ سو سال اس پر عمل ہی نہیں ہوا ہے۔ ویسے بھی
اٹھارہویں ترمیم کے بعد Health is no longer subject of the federal
government and it is the provincial subject. میرے خیال میں دونوں angles
سے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اس کو as a resolution پاس کر دیں It is my personal
honest opinion on this but the mover may kindly consider کہ اس کا اور

کیا alternate ہے اس کی wording change ہو سکتی ہے یعنی to make appropriate wording تا کہ اس کی recommendatory nature ہو جائے، it is not binding لیکن ابھی جو wording ہے اس سے تو یہ ہے کہ it is mandatory کہ شادی سے پہلے یہ سارے tests ہوں گے تو شادی ہو گی۔ بھئی لوگ کہیں گے کہ آپ کون ہوتے ہیں ہمارے tests کروانے والے اور اس کے لیے پیسے کس نے دینے ہیں، اس کی cost کون اٹھائے گا۔ یہ very expensive test ہے. it runs in almost fifteen to twenty thousand. لوگ تو پندرہ ، بیس ہزار روپے میں شادی کر لیتے ہیں یہ جو غریب couples ہوتے ہیں۔ میں خود pool marriage arrange کرتا ہوں۔ یہ بہت غور کرنے کا مسئلہ ہے۔ It is not that easy sir.

**Mr. Chairman:** So, I ask the mover, کریم خواجہ صاحب دیکھیں کہ جیسے ڈار صاحب نے کہا کہ Health has become a provincial subject. اس کو amend کر کے لائیں اور ICT کی حد تک تو یہ ہاؤس can make some recommendations. Secondly جیسے میں نے پہلے کہا کہ کیا یہ practicable بھی ہے اور implement بھی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ Kindly have a discussion with the Leader of the House.

سینیٹر کریم احمد خواجہ: آپ پہلے سن لیں پھر جو بھی آپ فیصلہ کریں۔ جناب! دنیا آگے بڑھ رہی ہے، new ideas آ رہے ہیں۔ ساری دنیا میں یہ چیزیں ہو رہی ہیں۔ مختلف ملکوں میں ہو رہی ہیں۔ پاکستان میں thalassaemia control ہو سکتا ہے اگر یہ tests کیے جائیں اور یہ experts کی opinion ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ Human Rights کا issue ہے۔

**Mr. Chairman:** Right, I have taken your words. How can you give recommendations to the provinces when it is the subject of the provinces, it has gone to them, either you amend it. You should amend it if you want to confine yourself to the ICT. So you bring an amended resolution and then we can take it up.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: اس میں پھر Gilgit–Baltistan اور فاٹا بھی آ جائے گا اور federal areas بھی cover ہو سکتے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** اس پر confusion ہے۔آپ Article 1 دیکھ لیں اس میں کون کونسے federating units ہیں۔ Gilgit-Biltistan has got its own set up now. So, what I primarily see is that have a consultation in this اور اس کو reconsider کریں اور پھر bring an amended resolution keeping in view کہ کیا یہ practicable ہے۔ یہ implement ہو سکتا ہے، نہیں ہو سکتا ہے۔اس کو بھی دیکھ لیں and have a discussion with the leader of the House on this issue. شکریہ۔

**سینیٹر محمد جہانگیر بدر:** چیئرمین صاحب! Marriage is a social contract and this is between two persons. اس پر کوئی condition primarily نہیں لگائی جاسکتی۔ This is social-cum-religious act اور اس میں زیادہ سے زیادہ جو کیا جاسکتا ہے in my own opinion کہ جو اس agreement میں enter ہوتے ہیں وہ اگر agreement voluntarily میں کوئی condition لگا دیں کہ ان کے اس طرح سے tests ہونے چاہئیں then it can be a part of the contract لیکن ایک general agreement اس طرح نہیں کیا جاسکتا ہے۔

**جناب چیئرمین:** بدر صاحب! میں نے اسی لیے mover صاحب سے کہا ہے کہ آپ سے consultation کر لیں اور اس کے بعد آپ کی جو advice ان کے لیے ہے اس کے مطابق کر لیں گے۔

**سینیٹر محمد جہانگیر بدر:** اس کو amend کرکے پیش کیا جائے۔

**جناب چیئرمین:** نہیں، آپ سے consult بھی کر لیں۔

Senator Muhammad Jahangir Bader: Right, I am ready.

**جناب چیئرمین:** ٹھیک ہے۔ نمبر ٦ کو defer کر دیا ہے اور میں نے یہی کہا ہے کہ اس کو پہلے consult کر لیں اور اس کو amend کر لیں تو پھر you will move it again اور اسے فی الحال drop کر دیا ہے۔

سینیٹر محمد الیاس بلور: اس کو بھی defer کر دیں۔

جناب چیئرمین: نمبر ۵ کو بھی defer کر دیتے ہیں

it is in the name of Shahi Syed, he is not here, so it is deferred. Now we come to commenced motion, yes Col. Mashhadi sahib.

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب میرا point of order ہے۔ it has been outstanding for a long time.

جناب چیئرمین: چلیں مشہدی صاحب پہلے point of order لے لیں۔

## Point of Order

## Statement Given By MQM's Leader Altaf Hussain

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: یہ ہاؤس conduct ہوتا ہے with great dignity and grace. Every member of this House plays his wonderful role and we discuss the matters pertaining to our public in detail and in a very friendly and good manner. My very learned, respectable and honourable Senator Syed Zafar Ali Shah *sahib,* for whom I have a great deal of love and respect.

انہوں نے اپنی روایتی جوشیلی تقریر میں میرے قائد، قائدِ تحریک الطاف حسین بھائی کا ذکر کیا اور indication یہ تھی کہ شاید وہ sarcastically کوئی remarks pass کر رہے تھے کہ انہوں نے پاکستان توڑنے کی کوئی بات کی ہے یا پاکستان کے ٹوٹنے کی بات کی ہے۔ پرسوں میں اس جلسے میں خود موجود تھا۔ الطاف حسین بھائی کی تقریر، پاکستان کی تاریخ کی بہترین تقریروں میں سے تھی اور ان کا ایک ہی موضوع تھا، پیار، محبت، بھائی چارہ، پاکستان کے لیے درد اور پاکستان کے لیے دکھ تھا۔ وہ ایک conference تھی، علمائے دین belonging to all the different sects of Pakistan ادھر present تھے اور سب نے ان کی تقریر کے بعد لبیک کہا اور appreciate کیا ان کی feelings کو، ان کے love for this great nation of ours کو۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے یا ان کی پارٹی سوچ بھی نہیں سکتی کیونکہ یہ پارٹی پاکستان بنانے والوں کی پارٹی ہے۔ یہ وہ

لوگ ہیں جنہوں نے اپنا سب کچھ لٹا کر یہ پاکستان بنایا اور بنانے والا کبھی توڑنے یا بگاڑنے کی بات نہیں کرتا۔

میرے محترم دوست نے colleague زاہد خان صاحب اور بلور صاحب کا بھی ذکر کیا، میں بھی بیٹھا ہوا ہوں، ہم سب بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے پاکستان کے خلاف کوئی بات نہیں کی، انہوں نے یہ indication دی۔ یہ میری پارٹی کے نہیں ہیں، میں پارٹی کو کبھی بیچ میں نہیں لاتا۔ ہو سکتا ہے کہ میں کسی ممبر کے ایک لفظ سے agree نہ کروں، ہو سکتا ہے کہ میں اس کے ایک word کو نہ مانوں، ہو سکتا ہے کہ میں اس کی سوچ کو نہ مانوں مگر ان کے بولنے کے حق کے لیے تو میں اپنی جان بھی دے دوں گا۔ میں اس پر یقین رکھتا ہوں کہ ہر ممبر کا حق ہے کہ اس floor of the House پر وہ جو بولنا چاہے ، بولے۔ جب وہ بولیں گے تو اس House میں پاکستان کے عوام کی آواز آئے گی۔ اگر نہیں بولیں گے تو ہماری غریب، دکھی اور پسی ہوئی عوام باہر ہی رہ جاتی ہے وہ اس honourable House میں نہیں آسکتی۔ وہ ہمارے بولنے سے ہی آتی ہے۔ الطاف حسین بھائی بھی پاکستان کے عوام کے لیے اپنی speech میں بولے تھے اور میں انشاء اللہ اس speech کی DVD ہر ممبر کو دوں گا۔ میں اتنے سال سے یہاں پر بیٹھا ہوں، میری one and only request ہو گی کہ please اس کو سنیں۔ کیونکہ جب آپ سنیں گے تو سمجھیں گے اور سمجھیں گے تو دیکھیں گے کہ وہ ایسی کوئی بات سوچ بھی نہیں سکتے اور ان کی speech بھائی چارے، پیار، محبت strengthening and solidarity of Pakistan پر تھی۔ Sectarianism کی لعنت کو ختم کرنے پر ان کی speech تھی۔ ان کی speech بھائی کو بھائی سے ملانے کے لیے تھی۔ اس ملک میں جہاں خون خرابہ ہو رہا ہے، اس کو ختم کرنے کے لیے تقریر کی جس کو تمام علمائے دین نے accept کیا۔ اس لیے میں request کرتا ہوں کہ ان کے وہ الفاظ expunge کیے جائیں۔ ہم بھی leaders کی کسی speech سے دو، تین لفظ نکال کر یہاں پر بتا سکتے ہیں۔ آپ سب جانتے ہیں کہ یہاں پر سب اچھے بولنے والے ہیں، سب experienced politicians ہیں، سب سدھرے ہوئے سیاستدان ہیں، ان سب کو یہ twist of the tirade آتی ہیں کہ ہم نے کس طرح کسی چیز کو کہنا ہے۔ اس لیے میں درخواست کرتا ہوں کہ ہم refrain کریں کہ کسی بھی پارٹی کا لیڈر، سب پارٹی لیڈران کی position, respect and dignity کو ہمیشہ یاد رکھیں اور solid بات with proof کریں۔ یہاں پر الطاف بھائی کی پوری speech سنائی جائے اور اس پر comment and debate کی جائے۔ I am more than willing.

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے کچھ ممبران نے کچھ الفاظ کہے ہیں، اپوزیشن عوام کی مشکلات کو بیان کرنے کی ٹھیکیدار نہیں ہے، as opposition ان کا بالکل حق ہے۔ وہ government in waiting ہوتے ہیں، ان کا حق ہے کہ حکومت پر تنقید کریں مگر ہمارا حق ہے کہ ہم اپنی عوام کو represent کرتے ہیں تو ہم اپنی عوام کے لیے بولیں گے۔ ہماری عوام جو problems face کر رہی ہے، ہم چاہے اس side of the aisle ہوں یا اس side of the aisle ہوں یہ ہمارا بنیادی حق ہے، یہ ہماری بنیادی responsibility ہے کہ ہم اپنی عوام کے لیے یہاں پر آواز بلند کریں، ان پر ہم ضرور بولیں گے۔ اس پر comment نہ کیا جائے تو بہتر ہوگا۔ Thank you sir.

جناب چیئرمین: مشہدی صاحب، item No.11 آپ کا motion ہے which is a commenced business. Do you want to speak on this?

Senator Col. (R). Syed Tahir Hussain Mashhadi: Mr. Chairman! before that item No. 7 and 9 is also mine.

Mr. Chairman: We are taking up the commenced business.

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: یہ carry forward ہو جائیں گے اور next والی میں آجائیں گے؟

Mr. Chairman: Yes, obviously. Commenced business پر آگئے ہیں، اس کو conclude تو کر لیں۔ جہانگیر بدر صاحب، item No.11, Housing and Works سے relate کرتا ہے۔ Who will respond to this? Housing policy of the government with particular reference to the housing schemes for low paid government employees.

Senator Muhammad Jahangir Bader (Leader of the House): I think the Housing Minister should come and he should....

Mr. Chairman: He should come but kindly convey him.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: ان کو بلا لیتے ہیں۔

**Mr. Chairman:** It will come on the next private members Day کل والی بات تو نہیں ہو گی۔ یہ private members day کے order of the day پر ہے۔ آپ notes لے لیں۔ کرنل صاحب اس پر آغاز کرتے ہیں۔ جو دیگر ممبران بات کرنا چاہتے ہیں kindly give their names.

**سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی:** جناب! جیسا کہ آپ نے ایک مرتبہ پہلے بھی note کیا تھا کہ یہاں پر notes لینے والے بھی نہیں ہوتے۔ اس لیے اگر کوئی notes لینے والا ہے تو ٹھیک ہے otherwise چار دیواری کو سنا کر۔۔۔۔

(مداخلت)

**سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی:** سیکریٹری آجائے، وہ بھی نہیں ہے۔ ڈپٹی سیکریٹری نہیں ہے۔

**جناب چیئرمین:** جہانگیر بدر صاحب۔

**سینیٹر محمد جہانگیر بدر:** مشہدی صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں there is nobody to take notes. اگر آپ اس کو آج ہی لینا چاہتے ہیں تو میں کوشش کرتا ہوں کہ کوئی نہ کوئی یہاں پر آ جائے۔

**جناب چیئرمین:** عرض یہ ہے کہ میں نے last time بھی کہا تھا کہ if the minister is not available due to certain reasons, please ensure that concerned ministries کے officials یہاں پر موجود ہوں to take the notes. We can start the discussion. کرنل صاحب بات کرلیتے ہیں اور on next private members day there should be somebody to respond to this issue.

**سینیٹر محمد جہانگیر بدر:** جناب چیئرمین! آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن اس وقت National Assembly کا اجلاس بھی ہو رہا ہے۔

**Mr. Chairman:** That is correct but I am not concerned about that. I am more concerned about this House. Is there somebody sitting in the gallery to take note. Kindly find it out. یہ کسی کے ذمے لگائیں۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: میں اس کا سہارا نہیں لے رہا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ there may be ... لیکن اگر آپ کہتے ہیں تو I will try. اگلے دس سے پندرہ منٹ میں لے آتے ہیں۔

Mr. Chairman: We can't defer this.

کرنل صاحب، آپ شروع کریں in the meantime آپ وزیر صاحب کو بلالیں۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: ان کو پیغام چلا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: اگر آپ کی اجازت ہو تو وقفے سے پہلے آپ نے ایک item defer کیا تھا۔ with reference to item 5. اگر آپ ruling دے دیں کہ کیسے کرنا ہے کیونکہ Interior Minister is here. I suggest that discussion on petroleum کل fix کر لیں۔ Law and order جو حاصل بزنجو صاحب کی تجویز تھی، اس کو ہم نے international convention کے ساتھ decouple کر دیا تھا، وہ اب separate item ہے، آپ نے اس پر ruling دے دی ہے۔ آپ ان سے پوچھ لیں کہ بدھ یا جمعرات کو sir, it is very important آپ اس پر time constraint نہ رکھیں۔ وزیر صاحب ہیں، ان سے پوچھ لیں اور اس مرتبہ مہربانی فرما کر، انہوں نے پہلے بھی issues identify کیے ہیں۔ اب ہمیں یہ بتائیں کہ انہوں نے actions کیا لیے ہیں، ان کے results کیا ہیں، ان کا future plan کیا ہے، کیا road map ہے اور یہ کیا سمجھتے ہیں کہ کب یہ menace reasonably reduce ہو گا کیونکہ یہ ہر روز بڑھتا جا رہا ہے۔ Availing میں درخواست کروں گا کہ یہ آپ بتا دیں گے۔ the presence of the Interior Minister I suggest on petroleum کل اور law and order بدھ کو subject to availability of Interior Minister and if necessary, it should go on Thursday even. Thank you sir.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ کرنل صاحب، تشریف رکھیں۔ Dar Sahib, you have rightly pointed out that it was decided in the Business Advisory Meeting also and subsequently we have had a discussion on this issue that we will take up the matter of petroleum and gas prices

there is a motion on سے پوچھ لیتے ہیں Interior Minister sahib اور پھر tomorrow

law and order also ان کی availability کب ہے۔ وزیر صاحب ذرا بتا دیں۔ آپ کب available ہیں، یہ بتا دیں؟ So, we can take up that issue also.

سینیٹر اے رحمٰن ملک (وزیر برائے داخلہ): شکریہ جناب چیئرمین، دو issues ہیں۔ ایک جو معاملہ blasphemy والا چل رہا ہے---

Mr. Chairman: We have asked for the report.

Senator A. Rehman Malik: You have asked for the report but I am ready even to speak on that, today.

Mr. Chairman: No, we have already said

کہ آپ اس پر کل report دیں۔

Senator A. Rehman Malik: Secondly, as far as the law and order situation is concerned, if it is specifically to be asked for Balochistan, if you want me to speak over all the situation, of all provinces, situation of Karachi and other places, let it be next week. Let me correct all the statistics data whatever is available on record, so, I can speak with more authority with more information, if you permit me to have it next week.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: آپ دیکھ لیں کہ اجلاس کب تک چلانا ہے کیونکہ اب وہ movers بھی نہیں ہیں جو ساتھی اس پر بولے تھے، آپ بدھ کے بجائے جمعرات اور جمعہ کو کر لیں، is it possible? آپ دو دن لے لیں۔

Mr. Chairman: He can conclude on Friday.

Senator A. Rehman Malik: I will not be available on 5th September because I am going to lecture one of the institutions; well 6th September should be okay and I will be here on 6th September. We will conclude on 6th September, I can do it on

Thursday. Even if you want on 7th September, I can do it on 7th September.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! جمعرات اور جمعہ کے دن رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: کیا آپ 6 اور 7 ستمبر کو available ہوں گے؟

Senator A. Rehman Malik: I will be available but I want the specific points which the honourable Members want so that I remain specific to those points. So, I will be grateful, if the Secretariat can give me the specific points to speak then I will be able to get some information as I said it, so I think, it will be better and more informative, if I have specific things.

جناب چیئرمین: اے رحمٰن ملک صاحب! اس پر گزارش یہ ہے کہ they can't give specific points right now, there is a motion, there will be discussion on it and after that you will respond to all those things. Somebody would be here to take notes about all those things which have been said by the honourable Members. So, we take the law and order situation on Thursday and Friday and we will take it up this petroleum prices issue tomorrow, thank you.

Mr. Chairman: Col. (R) Tahir Hussain Mashhadi *sahib*.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, I also have an adjournment motion on the law and order situation specifically on the massacre of *Shia* Muslims.

Mr. Chairman: That will be clubbed with the other motions.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Yes, sir that has been clubbed and the honourable Minister knows that he has to talk on that subject also.

جناب چیئرمین: اس کو club کر لیں گے۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, Nos. 11, 13 and 14 are also my motions, sir, we work very hard and I worked throughout the night trying to move these motions and I waited for weeks, weeks and weeks. Now, 1, 2, 3, 4, 5, 6 and 7 are my motions, not one is going to be discussed. All those motions are of utmost importance as far as the public of
they want to know about یہ عوام کی پکار اور آواز ہے، Pakistan is concerned.
these thing.

جناب چیئرمین: کرنل صاحب! آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن commenced
business take up کرلیں، there is no harmony لیکن commenced business
take up کرلیں، item No.11 is yours.

## Commenced Resolution: Housing Policy of the Government With Particular Reference to Low Paid Employees.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: O.K sir, I move it, my commenced motion is "The House may discuss the Housing Policy of the Government with particular reference to the Housing Schemes for the low paid Government Employees."

جناب چیئرمین صاحب! حقیقت یہ ہے کہ کروڑوں، اربوں روپے housing schemes
کے لیے allocate ہوتے ہیں اور غائب ہو جاتے ہیں کیونکہ ہمیں housing schemes نظر نہیں
آتیں، low paid and middle class employees and poor people کے لیے نظر
نہیں آتیں۔ یہ ملازمین meagre تنخواہوں پر حکومت کی نوکری اس لیے کرتے ہیں کہ ان کو کوئی
accommodation مل جائے گی۔ ان کو medical facilities مل جائیں گی، یہ نہ ملیں تو ٹھیک
ہے، مگر ان کے رہنے کے لیے چھت بے حد ضروری ہے اور یہ اس meagre تنخواہ 9 ہزار سے 15 ہزار

روپے مہینہ پر کام کرتے ہیں، وہ لوگ اسلام آباد جیسے شہر میں accommodation ڈھونڈتے ہیں، ان کی آدھی سے زیادہ تنخواہ صرف accommodation کے لیے چلی جاتی ہے۔ اس پر سب سے زیادہ political will کی ضرورت ہے تو political will ہونی چاہیے کہ ہم جو housing schemes plan کرتے ہیں، ہم ہوا میں بڑے، بڑے محل بناتے ہیں، وہ چھوڑ دیں اور چھوٹے، چھوٹے گھر suited to the climate and suited to the Pakistani way of life جو practical ہوں، اس قسم کے گھر بنائے جائیں اور housing societies بنائی جائیں۔ ہمارے Government servants ہیں، بہت hard pressed Government servants ہیں، یہ اپنی زندگی کا بہترین حصہ پاکستان کی service میں دے دیتے ہیں۔ یہ پاکستان کے unsung heroes ہیں جو پاکستان کے لیے صبح سے رات تک کام کرتے ہیں۔ پاکستان کے عوام کے لیے کام کرتے ہیں، ان کا جو basic حق ہے، ان سے جو basic promise کیا جاتا ہے جب ان کو job دی جاتی ہے، اگر ان کو وہ نہ ملیں، ان کی پوری service without any Government accommodation گزر جاتی ہے۔ Government accommodation ہو گی تو corruption کم ہو گی کیونکہ corruption کرنی پڑتی ہے جب آپ کسی بھی شہر میں rental values دیکھیں اور خاص کر اسلام آباد میں دیکھیں تو ایک middle level Government servant and Deputy Secretary تک میں کہتا ہوں کہ تنخواہ میں absolutely impossible ہے کہ وہ کسی بھی decent گھر میں رہ سکے تو ان کو unfair means adopt کرنے پڑتے ہیں۔

آپ corruption کو ایک side پر چھوڑ دیں، دوسری side پر efficiency ہے جب آپ کی well paid labour ہو گی، وہ خوش labour ہو گی، آپ کا well looked staff ہو گا، more than efficient ہو گا۔ اس کو گھر پر جتنے بھی problems ہوں گے، accommodation کھانے پینے کی اشیاء اور transport کے problems ہوں گے، اتنی ہی efficiency suffer ہو گی۔ میں نے یہ motion move کی تھی کہ یہ جو Upper of House of Parliament ہے، جو پاکستان کا Upper House ہے، یہ اس burning issue کو note کرے اور اس کے بعد ایک motion pass کرے کہ پاکستان کی government employees کی جتنی بھی housing schemes ہیں، ان کی صحیح طریقے سے planning کی جائے، ان کی صحیح طرح سے monitoring اور construction کی جائے اور سب سے زیادہ complete justice کے ساتھ میرٹ پر allotment

کی جائے۔ جب تک اس میں justice نہیں ہو گا، میرٹ پر allotment نہیں ہو گی تو تب تک government servant پوری dissatisfied ہو گی اور وہ effect پاکستان کی عوام پر آئے گا۔ وہ جتنا uncomfortable گھر پر ہو گا، اتنی ہی بد تمیزی سے وہ پاکستان کی عوام کے ساتھ بات کرے گا، جتنا وہ دکھی ہو گا، اتنا ہی وہ پاکستان کی عوام کے دکھ کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ میری یہی request ہے کہ ہاؤس یہ motion pass کرے اور گورنمنٹ اس پر اپنا action لے۔ شکریہ۔

**جناب چیئرمین:** محترمہ کلثوم پروین صاحبہ۔

**سینیٹر کلثوم پروین:** جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گی ملک صاحب آئے اور نکل گئے۔

**جناب چیئرمین:** آپ اس motion پر بات نہیں کرنا چاہتیں، کیا آپ کا point of order ہے؟

**سینیٹر کلثوم پروین:** میں اس motion پر بات نہیں کرنا چاہتی، میں نے پہلے سے بٹن press کیا ہوا تھا مگر مشہدی صاحب کھڑے ہو گئے۔ میں یہ کہنا چاہتی تھی کہ آپ نے بلوچستان پر debate کے لیے جو time fix کیا ہے وہ بہت کم ہے، وہاں پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ قتل ہو رہے ہیں، اس میں بلوچستان کے لیے کوئی solution نہیں ہے، اگر just time pass کرنا ہے تو ٹھیک ہے، اگر آپ سچے دل سے اور محبت سے چاہ رہے ہیں کہ ہم اس کا کوئی حل نکالیں تو پھر ممکن ہے کہ ہم سارے لوگوں کے ساتھ مل بیٹھیں گے، ورنہ میں نہیں سمجھتی کہ یہ جمعہ کا دن آدھا دن اور تین چار گھنٹے بلوچستان پر بات کرنے کے لیے کافی ہیں۔

**Mr. Chairman:** Thank you. Anybody else, who wants to speak on this motion? The motion has been dropped out. The House stands adjourned to meet again on Tuesday, the 4th September, 2012 at 10:00 A.M.

--------

*[The House was then adjourned to meet again on Tuesday, the 4th September, 2012 at 10:00 A.M.]*

--------